Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِ ہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 20

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

5 جمادی الثانی 1431 ہجری ۔ 20 ہجرت 1389 ۔ 20 مئی 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ

☆......وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُھُمَاۤ اَوۡ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّھُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡھَرۡھُمَا وَقُلۡ لَّھُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا وَاخۡفِضۡ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (بنی اسرائیل: ۲۴، ۲۵)

ترجمہ: ’’اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔‘‘

☆......وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡھًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡھًا ؕ وَحَمۡلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوۡنَ شَھۡرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (الاحقاف: ۱۶)

ترجمہ: ’’اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اُٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا۔ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......’’حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔‘‘

(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

☆۔’’حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔‘‘ (بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

☆......’’حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔‘‘ (مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

’’وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا (الدھر: ۹) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبرگیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰؍مارچ ۱۹۰۴ء)

’’والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی‘‘ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ بدر ۱؍جون ۱۹۰۵ء)

☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حیدرآباد میں مسجد ''الحمد'' مومن منزل کا افتتاح
اور آندھرا کے بعض علاقوں کا دورہ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حیدرآباد کے تاریخی شہر کے محلّہ سعید آباد میں جماعت احمدیہ کو دومنزلہ ایک وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔اس مسجد کے ساتھ دیگر سہولتوں کے علاوہ دفاتر اور لائبریری کے کمرے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔اس کا افتتاح حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے ۲۳ اپریل بروز جمعہ کو فرمایا۔اس موقع پر قادیان سے بطور نمائندہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقفِ جدید اور خاکسار منیر احمد خادم ناظر اصلاح وارشاد کو حضور انور کی منظوری سے شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔انہی دنوں محترم مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی اپنے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت حیدرآباد پہنچ گئے تھے۔یہ مسجد قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ کے بعد بھارت کی سب سے بڑی احمدیہ مسجد ہے۔مسجد کی جگہ مکرم عزیز حسین صاحب مرحوم نے اپنے حصہ زمین سے دی تھی پھر بعد میں جگہ تنگ ہوجانے پر مکرم مبارک صاحب مرحوم نے بھرپور حصہ لیا جبکہ محترم سجاد صاحب آف امریکہ نے کم وبیش ستر لاکھ روپے کا گرانقدر عطیہ دیا۔اسی طرح بعض دوسرے احباب کو بھی اس کی تعمیر میں مالی حصہ ڈالنے کی توفیق ملی ہے۔جہاں تک تعمیراتی کوششوں کا تعلق ہے۔محترم عارف احمد صاحب قریشی سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اس تعلق میں بھرپور تعاون دیا۔اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والے احباب کی قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور مسجد الحمد مومن منزل کو خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کو تمام دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ بنادے۔آمین۔

حیدرآباد کی جماعت بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی قائم ہوچکی تھی۔اور اس کے بعد خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ میں کئی جلیل القدر صحابہ کو حیدرآباد میں تبلیغ وتربیت کی غرض سے جانے کی توفیق ملی۔اس اعتبار سے حیدرآباد کی جماعت ایک تو صحابہ کی جماعت ہے دوسرے اس جماعت کے ایک شخص کو باوجود صحابی نہ ہونے کے ان کے اخلاص ووفا اور بے پناہ خدمت کی وجہ سے صحابی کا درجہ ملا یعنی حضرت سیٹھ محمد عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ۔سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بھی ۱۹۳۸ء میں حیدرآباد تشریف لے گئے تھے اور چند یوم تک اس سرزمین کو اپنے مبارک قدموں کی رونق بخشی تھی۔آج بھی حیدرآباد کے بعض بزرگ احباب ان حسین دنوں کی یاد کو اپنے دلوں میں بسائے بیٹھے ہیں اور مزے لے لے کر اُن خوشگوار دنوں کی باتیں سناتے ہیں جو لوگ حیدرآباد کی احمدیہ تاریخ سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ محترم شیخ جہانگیر علی صاحب کی کتاب '' حیدرآباد دکن کی تاریخ احمدیت'' کا مطالعہ کرسکتے ہیں جس کا پہلا حصہ موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی سے گزشتہ سال شائع کیا ہے۔اور دوسرے حصہ کی اشاعت کی تیاری میں مصروف ہیں۔موصوف ایک معمر بزرگ ہیں اور بڑھتی عمر کے عوارض میں مبتلا بھی ہیں، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے توفیق عطا کرے کہ وہ اس کتاب کے دوسرے حصہ کی تکمیل بھی کرسکیں۔یہ کتاب حیدرآباد کی نوجوان نسل کے لئے بیحد مفید ہے اس کے ذریعہ انہیں اپنے اسلاف کی قربانیوں اور مساعی جلیلہ کا علم ہوسکتا ہے۔اور پھر اس میں حیدرآباد۔چنتہ کنٹہ۔یادگیر اور آندھرا کے بعض دیگر شہروں میں احمدیت کے متعلق بھی معلومات ہیں۔اس اعتبار سے اس میں حیدرآباد کی ایک مستند تاریخ کو جمع کردیا گیا ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حیدرآباد کی جماعت نہایت مخلص اور جانثار احباب پر مشتمل ہے۔بفضلہٖ تعالیٰ خدام، انصار، لجنہ یہاں تک کہ بچوں کو بھی تبلیغ کا ایک جنون ہے۔چنانچہ سال ۲۰۰۸ء کے صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے دنوں میں ان نوجوانوں نے ایک بھرپور جوش کے ساتھ تبلیغ کا حق ادا کیا۔جس کی وجہ سے دشمنانِ احمدیت نے بدحواس ہوکر ایسی مخالفانہ کاروائیاں کیں جس نے حیدرآباد کی گزشتہ سیکولر تاریخ پر ایک شرمناک دھبہ لگادیا۔ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کی جوبلی کانفرنس روکنے کیلئے جو ایک امن کانفرنس تھی ایڑی چوٹی کا زور لگادیا۔ان دنوں جن لوگوں نے ان بدحواس اور مغلوب الغضب ملاؤں کی مخالفت کو دیکھا ہے انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو صاف لفظوں میں پورا ہوتے دیکھا ہے جس میں شیطان نے اللہ تعالیٰ سے یہ کہا تھا کہ میں تیرے مومن بندوں کے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور پھر ان کے کاموں میں آگے سے بھی رُکاوٹ ڈالوں گا۔پیچھے سے بھی رکاوٹ ڈالوں گا۔دائیں سے بھی رکاوٹ ڈالوں گا اور بائیں سے بھی رکاوٹ ڈالوں گا اور ہر جگہ گھات لگا کر بیٹھوں گا۔بالکل یہی نظارہ ان دنوں دیکھا گیا۔اس بات کی دلیل انہوں نے یہ دی کہ ان کے زعم میں چونکہ احمدیت اسلام مخالف فرقہ ہے اور اس کی تبلیغ شیطانی تبلیغ ہے۔اس لئے اس کی تبلیغ کو روکنا اور اس کے جلسوں پر رُکاوٹیں کھڑی کرنا مومنین کا کام ہے۔لیکن اس موقع پر حیدرآباد کے مخالفین اور دنیا بھر کے مخالفین احمدیت کو چیلنج ہے کہ وہ قرآن مجید کے کسی ایک مقام سے دکھادیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو غیر مومنین کی یا کفار کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالنے کی تعلیم دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے تو شیطان کو اس کی تبلیغ کی کھلی چھٹی دی ہے اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہی ہے جو مومنین کی تبلیغ میں رکاوٹیں ڈالتا ہے۔اس لئے ان تمام مخالفین کو قرآن مجید کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہئے کہ کس طرح ان کے چہروں میں شیطانی چہروں کے عکس جھلک رہے ہیں۔

خیر! احمدیہ جوبلی سال تو گزر گیا۔جماعت حیدرآباد نے بالخصوص جماعت کے نوجوانوں نے لامثال صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا اور اس کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسال بعد جماعت حیدرآباد کو ایک خوبصورت اور وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کی توفیق بخشی۔جس کا افتتاح ۲۳ اپریل کو ہوا اور پھر ۲۴ اپریل کو اس مسجد میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا اور اس روز اس مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔گویا بنتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو چھوٹا بھی کردیا۔ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ حیدرآباد کو اس سے بھی بڑی بڑی مساجد کی تعمیر کی توفیق بخشے۔اور پھر بالآخر وہ مساجد بھی تنگ ہوتی چلی جائیں۔

یہی ایک شیریں انتقام ہے جو ہم مخالفین احمدیت سے لے سکتے ہیں کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوکر ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریں کہ آپ ؐ کا حکم ہے کہ جب اس امام مہدی کی آواز کو سنو تو فوراً قبول کرو۔باوجود مشکلات کے قبول کرو اور اس کی بیعت کرو اور ان کو میرا اسلام کہو اور دوسرے عبادت الٰہی کا وہ شعور اور وہ ذوق حاصل کریں جو اس دور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام نے اس جماعت کو ایک تحفہ کے طور پر بخشا ہے۔

ان دنوں حیدرآباد میں مسجد الحمد کے علاوہ مزید تین جگہوں پر جمعہ کی نمازیں پڑھی جاتی ہیں جن میں افضل گنج کی مسجد جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی کاوشوں اور دُعاؤں کے نتیجہ میں ۱۹۳۱ء میں بنی۔اسی طرح فلک نما کی مسجد اور بی بی بازار کی مساجد شامل ہیں اور اب معلوم ہوا کہ جماعت ایک اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی فکر میں کوشاں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من بنی للّٰہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتًا فی الجنۃ کہ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو گھر عطا فرمائے گا۔پس تعمیر مساجد خوش قسمت مومنین کا کام ہے اور پھر اس سے بڑھ کر کام یہ ہے کہ مومنین کی جماعت تعمیر مساجد کے بعد اس کی آبادی کی فکر میں بھی مصروف ہوتی ہے۔

بالآخر ہم مساجد کی تعمیر اور اس تعلق میں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں لیکن اس سے قبل حیدرآباد کے تینوں زونل اُمراء کرام محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب۔محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب۔اور محترم پی ایم رشید صاحب مبلغ سلسلہ اور حیدرآباد کے مقامی امیر محترم سید مبشر احمد صاحب اور مجلس عاملہ حیدرآباد ومکرم مصلح الدین صاحب سعدی، انچارج مبلغ حیدرآباد کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس مسجد کے افتتاح کی تقریب اور مہمانوں کی خدمت کا حق خوب خوب ادا کیا۔فجزاھم اللہ۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیلگری کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ مسجد جو آپ بنارہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنے گی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اگر جماعت کو بڑھانا ہے تو جس جگہ بڑھانا چاہتے ہو اس شہر یا قصبہ میں مسجد بنادو۔تو یہ مسجد تو انشاء اللہ لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کا باعث بنے گی لیکن یہ دلچسپی لوگوں کی توجہ آپ کی طرف، احمدیت کی طرف اور اسلام کی طرف تبھی ہوگی جب آپ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے، آپ کے قول وفعل ایک دوسرے سے ٹکراتے نہ ہوں گے۔جیسا کہ میں بڑی تفصیل سے پہلے کہہ آیا ہوں کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔حقوق العباد کے معیار بلند کریں۔یہ چیزیں جہاں آپ پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ڈال رہی ہوں گی وہاں اس علاقے میں احمدیت کا پیغام بھی پہنچانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔پس اس نیت سے بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔جو مالی قربانی میں زیادہ بڑھ نہیں سکتے وہ اپنے نفس کی اصلاح میں تو بڑھ سکتے ہیں۔وہ اپنی عبادتوں کے معیار میں تو بڑھ سکتے ہیں۔وہ علاقے میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں تو بڑھ سکتے ہیں۔شہر میں اگر کوئی زیادہ مذہب کی طرف توجہ نہیں دیتا تو اردگرد کے علاقوں میں نکل جائیں۔علاقے کے لوگ بڑے دوست دار ہیں، ملنے جلنے والے ہیں۔ہر طبقے کے احمدی بوڑھا، بچہ، جوان عورتیں اگر سنجیدگی سے اس طرف توجہ کریں تو جماعت کا کافی تعارف ہوسکتا ہے۔اور یہ تعارف ہی بعض نیک روحوں کو جماعت کی طرف لے آنے کا باعث بنے گا۔اور انشاء اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں............ جہاں مساجد بن رہی ہیں علاقے میں آپ کے تعارف، احمدیت اور اسلام کے نفوذ کا باعث بنیں گے۔خدا کے نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہے کہ مسجدیں بناؤ اور جماعتیں بڑھاؤ۔تو وہ تو انشاء اللہ پوری ہوگی۔بشرطیکہ ہم ایک توجہ کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ کوشش کریں۔لیکن بنیادی بات یاد رکھیں جس پہ ساری بنیاد ہے کہ تقویٰ کو قائم کریں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام عملوں کو ڈھالیں۔اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبات مسرور صفحہ ۳۷۲۔۳۷۳)

آئندہ اشاعت میں آندھرا کے دیگر سرکلز کے دوروں کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی جائے گی۔انشاء اللہ۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں

آج ہر احمدی گواہ ہے کہ پاکستان میں جماعتی طور پر ہمارے پر زمین تنگ کی گئی۔ مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آج 195 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ افراد کی ترقی جماعت کی ترقی سے وابستہ ہے۔ انفرادی نقصانات سے جماعت کی ترقیاں رک نہیں جاتیں۔

آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح محمدی کا پیغام نہیں پہنچ رہا جہاں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والے موجود نہیں۔ دنیا میں اس وقت MTA کے ذریعہ سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 12 / مارچ 2010ء بمطابق 12 / امان 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ حَسِیْب کے حوالے سے ایک تو مومنوں کی حالت کا ذکر ہوا تھا کہ وہ ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہر ابتلا میں، ہر تکلیف میں جو انہیں مخالفین کی طرف سے پہنچائی جاتی ہے، حَسْبُنَا اللّٰہ کا اعلان کرتے ہیں اور دنیا داروں کی طرف سے پہنچنے والی کوئی تکلیف، کوئی دباؤ یا کسی بھی قسم کے ظلم کا طریق ان کے ایمان کو کمزور نہیں کرتا۔ اور دوسری بات یہ ہوئی تھی کہ انبیاء اور مومنین کے مخالفین، ان کے دشمنوں اور انہیں تکلیف پہنچانے والوں سے اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ فیصلہ کر لے کہ مخالفین اور زیادتیوں میں حد سے بڑھنے والوں سے کیا سلوک کرنا ہے؟ تو پھر وہ ہر مغرور اور متکبر کو اس دنیا میں یا آخرت میں پکڑتا ہے۔ اور اس کے ظلموں کا حساب لیتا ہے۔ عموماً ظالم انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی کسی گرفت سے بچتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ میں جو کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں۔ اور یہ بات اسے ظلم و تعدی میں بڑھا دیتی ہے۔ وہ بظاہر منہ سے خدا کا نام لے رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے علم میں ہر چیز ہے۔ اسے پتہ ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ پس ایسے لوگوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ حساب کا حکم جاری فرماتا ہے۔ تو بڑا خوفناک انجام ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت ایک حدیث سے یوں ہوتی ہے جس میں بڑا سخت انذار فرمایا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جس کا حساب لیا گیا۔ اسے عذاب دیا جائے گا۔ اس پر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟ کہ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمها واھلھا باب اثبات الحساب۔ حدیث نمبر 7119 دار الفکر بیروت۔ لبنان 2004ء)

یعنی پھر اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ حساب نہیں ہے جس حساب کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ یہ تو صرف پیش ہونا ہے۔ جس سے قیامت کے روز کرید کرید کر حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔

پس یہ بڑا خوفناک انذار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک پر رحم فرمائے۔ ایک مومن کا امتیاز تو تقویٰ پر چلنا ہے۔ اور تقویٰ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ پانے والا ہوتا ہے۔ تقویٰ پر چلنے والے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب یہ کوشش ہو رہی ہو تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ اپنے حسیب ہونے کا یوں ذکر فرماتا ہے۔ فرمایا کہ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (الطلاق: 4) ”یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔“

اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق: 3) یعنی جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔

پس متقی کو اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے اور ایسے راستے کھولتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ ایک متقی رزق کے لئے صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔ اور جب توکل حقیقی ہو تو پھر خدا تعالیٰ اپنے حسیب ہونے کا اور اپنے کافی ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ رزق محدود لفظ نہیں جو اس مادی رزق تک ہی محدود ہو بلکہ اس کے بڑے وسیع معنی ہیں۔ چنانچہ اس کے معنی لغات میں ہر قسم کے رزق کے بھی کئے گئے ہیں۔ مادی رزق کے بھی جو زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے خوراک ہے اور دوسری چیزیں روپیہ پیسہ ہے۔ اس کے معنی روحانی رزق کے بھی ہیں۔ روحانیت کے ملنے کے بھی ہیں۔ اور اس کے معنی علم کی دولت کے بھی ہیں بلکہ تمام انسانی قویٰ بھی اس میں شامل ہیں۔ ایک متقی انسان کو اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والے کو صرف دنیاوی مادی رزق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر قسم کے رزق کی اللہ تعالیٰ سے خواہش رکھتا ہے۔ رزق کے وسیع تر معنوں کے لحاظ سے یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر بہت اعلیٰ رنگ میں کھولا ہے اور جب آپ یہ مضمون بیان فرماتے ہیں جب اس کی مثالیں بیان فرماتے ہیں تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلامِ صادق کی کوئی بات جس کو کسی اعلیٰ ترین مثال سے بیان کرنا مقصود ہو بغیر آقا کے ذکر کے ہو۔ پس جب آپ روحانی رزق کا بھی ذکر کرتے ہیں تو مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ: ”برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں“۔ (یعنی ایسی مشکلات جن سے دینی امور میں حرج آتا ہو ان سے اللہ تعالیٰ نجات دلاتا ہے۔) ”ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے“۔ فرمایا کہ ”یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرتؐ کو باوجود اُمّی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا۔ جس میں اہلِ کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے لیکن آپؐ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔ یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں“۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 34-35۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 401)

قرآنِ کریم کی صورت میں جو روحانی مائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآنِ کریم کا چیلنج ہے کہ اس جیسی ایک سورۃ بھی کوئی نہیں بنا سکتا۔ چاہے وہ چھوٹی سورۃ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ایک ایسا رزق ہے اور ایک ایسا علمی اور روحانی خزانہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ جس نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دنیا کے منہ بند کرنے کے نشان دکھائے بلکہ تا قیامت یہ زندہ جاوید کتاب ہے

جس میں ایک پڑھنے والے پر، غور کرنے والے پر، تفکر کرنے والے پر ہر نئی ایجاد اور ہر نئے علم کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ غور کرنے کی نظر ہو۔ جو علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اس میں سے بعض باتیں تو ایسی تھیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اس وقت تو اُن تک صحابہ کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس لئے بعض باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں ابھی یہ سمجھ نہیں کہ کون کون سے علمی خزانے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ایٹم کے بارے میں اس زمانے کے عام مومن کے کیا بڑے بڑے کبار صحابہ جو تھے، اُن کا تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایٹم کی خوفناکیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا فرمایا جس کا نام قرآن کریم نے حُطَمَۃ رکھا ہے۔ اور فرمایا وَمَا اَدْرٰکَ مَاالْحُطَمَۃ۔ (الھمزۃ: 6) اور تجھے کیا معلوم ہے کہ حطمہ کیا ہے۔ اب یہ صحابہ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے جو دلوں تک پہنچتی ہے۔ یعنی پہلے دل متاثر ہوتے ہیں پھر باقی جسم پر اثر ہوتا ہے۔ جاپان میں ناگاساکی میں بھی ایک میوزیم بنایا ہوا ہے۔ جہاں ایٹم بم پڑا تھا۔ جس میں ایٹم بم پڑنے کے وقت لوگوں کی جو حالت تھی اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو شخص جہاں بیٹھا ہے وہیں بیٹھا رہ گیا۔ دل بند ہو گیا اور اسی حالت میں رہا اور پھر اسی بیٹھی ہوئی حالت میں یا لیٹی ہوئی حالت میں یا کھڑے ہونے کی حالت میں جسم پر کھال وغیرہ ہے وہ پگھل گئی ہے اور لٹک رہی ہے۔

بہرحال یہ ایک مثال ہے اور ایسی کئی مثالیں مل جاتی ہیں۔ جو جو سائنسی ایجادیں ہو رہی ہیں ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کی علمی اور روحانی برتری کو یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جنہوں نے آپ سے روحانی فیض پایا اور اپنی استعدادوں کے مطابق علم و معرفت کے خزانے حاصل کئے۔ ان کی فکریں بھی دینی اور روحانی رزق کی تلاش میں ہی تھیں۔ اور بعض تو ایسے تھے کہ دنیاوی اور مادی رزق کو خدا کے سپرد کیا ہوا تھا اور اس کوشش میں ہوتے تھے کہ کب ہمیں علم و معرفت کے خزانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سننے کو ملیں۔ اور ہم اپنے آپ کو اس رزق سے مالا مال کریں۔ جن میں ایک مثال حضرت ابو ہریرہؓ کی ہے جو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر پر بیٹھے رہتے تھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی۔ بھوک اور پیاس سے برا حال ہو جاتا تھا۔ لیکن جو علم کا رزق، جو روحانیت کا رزق انہوں نے حاصل کیا وہ آج دیکھیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات ہم تک پہنچ کر اس رزق کی تقسیم آج بھی جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گی۔ تو یہ لوگ تھے جو اپنے رزق سے جو انہوں نے حاصل کیا فیض پانے والے تھے اور فیض پہنچانے والے تھے۔ بے شک صحابہؓ کی اکثریت کاروباروں اور تجارتوں میں بھی مصروف ہوتی تھی۔ لیکن تقویٰ پر چلتے ہوئے ان کی سب سے پہلی اور بڑی خواہش یہی ہوتی تھی کہ وہ روحانیت میں بڑھنے والے ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔ اور روحانی مائدوں سے فیض پانے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تازہ بتازہ اترتا تھا۔ اور پھر ان میں سے ایسے تھے جو تھوڑا سا کام بھی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس میں ایسی برکت ڈالتا تھا کہ اس کا منافع بے شمار اور بے حساب انہیں دیتا تھا۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ انہوں نے رزق و برکت میں دعا کے لئے عرض کی۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میرے کاروبار میں ایسی برکت پڑی ہے کہ میں مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا بن جاتی تھی۔ پس جب انہوں نے تقویٰ پر قدم مارا، دین کو دنیا پر مقدم کیا تو دنیا ان کی غلام بن گئی۔ کئی صحابہ ایسے تھے جو دنیا کے کاروبار بھی کرتے تھے لیکن دنیا کے کیڑے نہیں تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو بعض اوقات انہوں نے کروڑوں کا سونا پیچھے چھوڑا۔ پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے روحانی رزق کے ساتھ مادی رزق کے بے حساب پانے کے نظارے بھی دیکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے“ یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ ”اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونو میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سوان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے“۔ پھر فرمایا کہ ”حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ مَیں بچہ تھا، جوان ہوا۔ جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر مَیں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دَر بدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا“۔ فرمایا ”یہ بالکل سچ ہے اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دَر بدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں“۔ فرمایا ”میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے“۔

(الحکم جلد 7 نمبر 12 مورخہ 31 مارچ 1903ء صفحہ 5)

پس اللہ تعالیٰ کا بننا، تقویٰ اختیار کرنا بنیادی شرط ہے اور تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش ہر ایک انسان جس کا ایمان لانے کا دعویٰ ہے اس کی اور ہر ایک مومن کی تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ تقویٰ کے ساتھ دوسری بنیاد اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا متقی یا متوکل بن کر ایک مومن نہ صرف اپنے رزق کے سامان پیدا کرتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کے رزق کے سامان بھی پیدا کیا کرتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہو کہ متقی کی اولاد اگر ظلم اور بغاوت پر قائم ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ کا دوسرا قانون چلتا ہے۔ اور وہ برکت اور حفاظت کا ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ پس حقیقی متقی کی اولاد اس نیک تربیت کی وجہ سے، ان دعاؤں کی وجہ سے جو وہ اپنی اولاد کے لئے کرتا ہے، خود بھی تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اس طرح نیکی کی جاگ کے ساتھ اگلی نسل میں اللہ تعالیٰ کی محبت برکت اور حفاظت کی جاگ بھی لگتی چلی جاتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ الفاظ کسی قانونِ قدرت کے خلاف نہیں اور نہ واقعات کے خلاف ہیں کہ نوحؑ کا بیٹا کیونکر غرق ہو گیا؟ نوح کے بیٹے نے اس تقویٰ سے حصہ لینے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ بغاوت کی۔ اس لئے اپنے انجام کو پہنچا۔ لیکن ایک نیک اور متقی شخص کی اولاد اگر شرک کے علاوہ کسی بھی قسم کی کمزوری دکھاتی ہے۔ یا نا سمجھی کی وجہ سے مادی رزق میں یا کاروبار میں اُسے کسی قسم کا دھچکا لگتا ہے یا احتمال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے حالات ہی پیدا نہیں کرتا جس کی وجہ سے اس کا اتنا برا حال ہو جائے کہ بھوک کے حالات پیدا ہو جائیں بلکہ ان کو جلد سنبھالا دے دیتا ہے اور اگر وہ تقویٰ پر قائم ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے خود بھی دیکھ لیتے ہیں۔

پھر بعض اوقات بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ دوسری نیکیاں بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہمارے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہاں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شروع میں بیان کی کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقی ہو اور اس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ایسے لوگوں کو فکر کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ استغفار پڑھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر کہیں بھی کمی ہے تو ہمارے اندر کمی ہے۔ ہماری کوششوں میں ہی کمی ہے۔ تقویٰ باریک سے باریک نیکیوں کو بجا لانے کا، ان کا خیال رکھنے کا نام ہے۔ پس اگر کہیں ایسی صورت پیدا ہو رہی ہے جہاں باوجود تمام محنت اور کوشش کے حالات بھی بد سے بدتر ہو رہے ہوں، تو ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کاروباری آدمی کے متعلق کاروبار کے سلسلے میں اگر معمولی جھوٹ بھی بولا جائے تو یہ چیز انسان کو تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کے بھی خلاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے انعامات سے فیض پانے کے لئے ہمیں باریک بینی سے اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ کہ کہیں ہماری باتوں میں جھوٹ کی ملونی تو نہیں؟ کہیں نیت میں کھوٹ تو نہیں؟ جو بھی کام کیا ہے صاف اور کھرا اور قولِ سدید سے کام لیتے ہوئے کیا ہے؟ قولِ سدید صرف سچائی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ایسی سچائی ہے جو واضح طور پر دوسرے کی سمجھ میں آنے والی ہو۔ پھر عبادت کا حق ہے۔ متقی بننے کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ پس حقیقی متقی وہی ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا حقیقی طور پر گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ بلکہ اس زمانہ کا تو ایک بہت بڑی تعداد دھوکے سے دولت کما لیتی ہے، بڑے امیر بن جاتے ہیں اور ظاہر میں بڑی کشائش رکھنے والے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دولت ان کے لئے آگ ہے۔ ایک تو اس دنیا میں یہ لوگ بیماریوں کی صورت میں، مقدموں کی صورت میں، پھر اور تکلیفوں کی صورت میں، بلاؤں کی صورت میں ہر قسم کی آگ میں جل رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ دولت پھر ان کے لئے بے چینی کا باعث بنتی ہے۔ دوسرے آخرت کی آگ ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے بھی ڈراتا ہے۔ پس یہ جو ان کی دولت ہے یہ کوئی قابلِ رشک چیز نہیں ہے جس کی طرف ہماری نظر ہو، ایک مومن کی نظر ہو۔ بلکہ یہ خوف دلانے والی بات ہے۔ لیکن مومن کے لئے جب رزق کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو بابرکت رزق کا ذکر فرماتا ہے۔ اصل مقصود ایک مومن کا روحانی رزق ہے۔ جو ہر چیز پر مقدم ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے اور مرنے کے بعد بھی جو دائمی ٹھکانا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا، اپنی جنتوں کا وعدہ فرماتا ہے۔ پس ایک دنیادار کے معیار اور ایک مومن کے معیار بہت مختلف ہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتا۔ بلکہ دنیاوی مادی رزق کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر حساب کے رزق دینے اور کافر اور دنیادار کے لئے اس دنیا کی آسائشوں میں ڈوبنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: زُیِّنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا وَ یَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا۔ وَالَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ۔ وَاللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ۔ (البقرۃ:213) کہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

پس یہ آیت جہاں خاص طور پر کافروں کے دنیا کی دولت کو ہی سب کچھ سمجھنے کے بارے میں بتا رہی ہے۔ وہاں عموم کے رنگ میں ہر دنیا دار کی تصویر کھینچ رہی ہے کہ دنیا دار ایک مومن کو اپنی دولت کی وجہ سے حقیر سمجھتا ہے۔ طاقتور بظاہر خدا کے نام پر۔ لیکن دراصل دنیا کے نشے میں ڈوب کر کمزور مومنوں پر زیادتی کرتا ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کا بھی ایک دن مقرر ہے۔ اور اس دن خوب کھل جائے گا کہ ظلم اور تعدی کرنے والے، اپنی حکومت پر زعم کرنے والے، اپنے گروہ کی طاقت کا اظہار کرنے والے کامیاب ہیں یا وہ مسکین جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر زیادتی برداشت کرنے والے ہیں۔ پس یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے '' وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا '' جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ کا حصول اصل جڑ ہے۔ اس کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ مومنوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر تقویٰ نہیں تو صرف ایمان لانا خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں کر سکتا۔ آج جب ہم عمومی طور پر عالمِ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو باوجود اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے کہ جنگوں میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافروں پر برتری اور فوقیت دیتا ہے۔ مسلمانوں کی حالتِ زار کا ہی نمونہ ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ کی کمی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو وعدہ فرماتا ہے کہ میں ایسے ایسے راستے مومنوں کے لئے کھولتا ہوں جس کا ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں بغیر حساب دیتا ہوں۔ اس بغیر حساب کے دیئے جانے کا نظارہ ہمیں قرونِ اولیٰ میں نظر آتا ہے جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی قربانیوں سے بہت زیادہ بڑھ کر انہیں عطا فرمایا اور جب تک ان میں تقویٰ کا کچھ حصہ بھی قائم رہا اسلامی حکومتوں کا رعب اور دبدبہ قائم رہا۔

آج بے شک مادی لحاظ سے بعض اسلامی ممالک کو خدا تعالیٰ نے تیل کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود مغربی طاقتوں نے معاشی غلامی کا طوق ان کی گردنوں میں ڈالا ہوا ہے۔ اور اس وجہ سے غریب مسلمان ممالک کی معیشت کو سنبھالنے میں یہ دولت کام نہیں آ رہی یا سنبھالنے کی نیتیں نہیں یا خوف ہے۔ جو بھی صورتِ حال ہے بہر حال مسلمان مسلمان کے اس طرح کام نہیں آ رہا جس طرح آنا چاہئے۔ اگر کہیں غریب کی مدد کرنی بھی ہو تو پہلے یہ حکومتیں مغربی حکومتوں کی طرف دیکھتی ہیں۔ ایک تو وہ زمانہ تھا جب باوجود کمزور ہونے کے فوجی ساز و سامان کے لحاظ سے بھی، تعداد کے لحاظ سے بھی، دولت کے لحاظ سے بھی، ہر لحاظ سے کمزور ہونے کے مسلمانوں نے ایران کی ناقابلِ شکست تصور کی جانے والی حکومت اور دوسری بڑی بڑی حکومتوں سے ٹکر لی اور انہیں اپنے زیر کیا۔ حکومتیں فتح کرنے کے لئے نہیں بلکہ ظلموں کو روکنے کے لئے اس ایمان نے کام دکھایا جو تقویٰ سے پُر تھا۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ نے بے حساب دیا۔ لیکن آج غریب اسلامی حکومتیں جو ہیں وہ تو مغربی ممالک کی طرف دیکھتی ہی ہیں۔ بظاہر چند ایک جو دولت مند حکومتیں ہیں وہ اپنے حقیقی ربّ اور مالک اور معبود کو چھوڑ کر دنیاوی ربوں اور مالکوں اور معبودوں کی طرف نظر کئے ہوئے ہیں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ میں کمی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے دنیا کے لئے رہنما بنایا تھا۔ محکوم بنایا اور ایک طرح کی غلامی کی زنجیریں ہیں جن میں یہ مسلمان جکڑے گئے ہیں۔ اور یہ بات یقیناً اللہ تعالیٰ کی آخری تقدیر کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ (الطلاق: 4) کہ یقیناً اللہ اپنے فیصلے کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا کئی جگہ قرآنِ کریم میں ذکر ہوا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب آتے ہیں۔ دنیا کی تقدیر اب اسلام کے ساتھ وابستہ ہے لیکن کس طرح؟ اس کا جواب یہ ہے۔ اس طرح جس طرح صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر دنیا کو اپنی لونڈی بنایا تھا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تھا۔ تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی اور اس پر چلے۔ اسلام کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوئے۔ دشمن کے حملوں اور زیادتیوں سے تنگ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہجرت کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ایسے دروازے کھولے جن کو شمار کرنا بھی مسلمانوں کے لئے مشکل ہو گیا۔ اس کے بعد پھر بغیر حساب دیئے جانے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی جگہ یوں فرمایا ہے۔ فرمایا۔ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ۔لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ۔ وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ۔اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (الزمر:11) ''تو کہہ دے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ ان لوگوں کے لئے جو احسان سے کام لیتے ہیں اس دنیا میں بھی بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین تو وسیع ہے۔ یقیناً صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا۔''

اس زمانے میں مسلمانوں کی جو حالت زار تھی ۔ جب اسلام کی ابتداء تھی تو مسلمان مکّہ میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک پر کفار ظلم کرنے سے باز نہیں آتے تھے اور غریب مسلمانوں پر تو ظلم کی انتہاء کرتے ہوئے مردوں عورتوں کو شہید بھی کر دیا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فرما رہا ہے۔ پہلی بات یہ کہ ایمان کے ساتھ تقویٰ سب سے بنیادی شرط ہے اور پھر فرمایا جو تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام نیکیاں بجالانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں آخرت کے علاوہ اس دنیا میں بھی اجر ملے گا۔ پھر فرمایا۔ جب مکّہ میں ظلم کی انتہاء ہو گی تو اس ظلم سے بچنے کے لئے تمہارے لئے بہتر ہے کہ ہجرت کر جاؤ۔ اور یہ ہجرت جو ہے تمہارے لئے وسعتوں کے سامان پیدا کرے گی۔ یہ نہ سمجھو کہ جو ظلم تم پر ہوئے یہ یونہی رائیگاں چلے جائیں گے۔ ہر ہر ظلم کے بدلے میں خدا تعالیٰ تمہیں ایسے اجروں سے نوازے گا جن کا تم شمار بھی نہیں کر سکتے اور یہی صبر کرنے والوں کی جزا ہے۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا کہ ان صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے حصے کا حکمران بنا دیا۔ ان کو حکومتیں عطا ہوئیں۔ پس وہ تقویٰ تھا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی تھی جس نے نہتوں اور کمزوروں کو حکومتیں عطا فرمائیں۔ آج یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حکومتیں ہونے کے باوجود ایک لحاظ سے محکوم ہیں لیکن ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کیونکہ سچے وعدوں والا ہے، اس نے یہ تمام نظارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دکھا کر یہ بھی بتا دیا تھا کہ تقویٰ اور صبر کے پھل صرف کسی زمانے تک محدود نہیں۔ بلکہ جس طرح قرونِ اولیٰ کے مومنوں نے نمونے دکھائے اور یہ پھل کھائے۔ ایک تاریک زمانے کے بعد مومنین پھر یہ پھل کھائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری دی کہ غلبہ اسلام تیرے عاشقِ صادق اور اس کی جماعت کے ذریعے سے ہو گا اور یہی حالات جو بیان ہوئے ہیں ہزاروں مسلمانوں پر من حیث الجماعت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر بھی گزریں گے اور جس طرح ابتداء میں مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تھی تو اسلام کے پھیلنے کے دروازے کھلتے چلے گئے، اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام پر بھی زمین تنگ کی جائے گی اور اس کے بعد یہ راستے کھلیں گے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی بلکہ وصیت فرمائی تھی کہ تم اس زمانے میں مسیح محمدی کو تنگ کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا بلکہ اس کو جا کر میرا اسلام پہنچانا اور اس کی مدد کرنا۔ آج ہر احمدی گواہ ہے کہ پاکستان میں جماعتی طور پر ہمارے پر زمین تنگ کی گئی۔ مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آج 195 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ افراد کی ترقی جماعت کی ترقی سے وابستہ ہے۔ انفرادی نقصانات سے جماعت کی ترقیاں رک نہیں جاتیں۔ پہلے زمانے میں بھی مسلمانوں کی شہادتوں نے نئی حکومتوں کے دروازے کھولے تھے اور آج بھی احمدیوں کی قربانیاں احمدیت کی ترقی کا باعث بنتی چلی جا رہی ہیں۔

آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح محمدی کا پیغام نہیں پہنچ رہا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے موجود نہیں۔ دنیا میں اس وقت MTA کے ذریعہ سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے اور جب MTA کے ذریعے سے دُرود پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ان ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو، اس کی فضاؤں میں وہ دُرود بہر حال پھیل رہا ہے۔ اس وقت جیسا کہ میں نے کہا دنیا کے 195 ممالک ایسے ہیں جہاں MTA کا چینل دیکھا اور سنا جا رہا ہے لیکن دنیا کے کسی اور چینل کی یہ ضمانت نہیں ہے کہ ایک وقت میں تمام براعظموں کے 195 ممالک میں ان کا ٹی وی چینل دیکھا اور سنا جاتا ہو۔ اور یہ چینل احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت بھی دیکھ رہے ہیں۔ بعض اعتراض تلاش کرنے کے لئے دیکھتے ہیں۔ بعض علم کے حصول کے لئے دیکھتے ہیں۔ لیکن بہر حال دیکھا ضرور جاتا ہے۔ پس کہنے کا مقصد یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کی یہی نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ جب ان پر زمین تنگ کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اور جگہوں پر اور مختلف رنگ میں اور مختلف طریقوں سے وسعت کے سامان پیدا فرما دیتا ہے اور مسیح محمدی کی جماعت کے ساتھ یہ سلوک تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا اور فرمانا تھا کہ اسلام کی آخری فتح اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے ہونی ہے۔ انشاء اللہ۔

اللہ کرے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اس اہم ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے ہوں جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے بغیر حساب اَجر کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ آمین ☆☆☆☆

ضروری اعلان

برائے والدین واقفین نو، واقفات نو نیز زونل امراء کرام، زونل سیکرٹری وقف نو و لوکل سیکرٹریان وقف نو

حضور انور کی جانب سے ہدایات برائے نصاب ۱۸ تا ۱۹ سال کے واقفین نو کیلئے موصول ہوئے ہیں جن کا مکمل متن بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ والدین واقفین نو و واقفات نو/زونل امراء/زونل سیکرٹری وقف نو/لوکل سیکرٹریانِ وقف نو سے اُمید کی جاتی ہے کہ اِن ہدایات کی مکمل طور پر پابندی کریں گے۔ یاد رہے کہ وکالت وقف نو اس سے قبل ۱۷ سال کی عمر تک کیلئے نصاب تیار کروا چکی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ واقفینِ نو اسے مکمل کر چکے ہوں گے۔ (ناظر اعلیٰ، چیئرمین وقف نو بھارت)

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء منعقدہ ۸ مئی ۲۰۰۹ء:.....................

خلافت احمدیہ کی سوسالہ ترقی پر ایک نظر

(مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم، ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(سورۃُ النُّور: آیت ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کوخلیفہ بنایا اوران کے لئے ان کے دین کو، جواس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اوران کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جواس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں۔

جیسا کہ آپ سن چکے ہیں خاکسار کی تقریر کی عنوان ہے ’’خلافت احمدیہ کی سوسالہ ترقی پر ایک نظر‘‘ آیت استخلاف جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے دراصل یہ وعدہ اُن مومنوں سے ہے جواللہ اوراس کے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل فرمانبردار ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے نمونے دکھائے تو اللہ نے اُن کو انعام خلافت سے نوازا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک خلافت راشدہ کا سلسلہ جاری رہا لیکن جب حقیقی اطاعت میں کمی آئی جس کی وجہ سے خلیفۂ وقت کی اطاعت وفرمانبرداری اور عہدۂ خلافت کے لئے جاں نثاری نہ رہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ کو اُٹھا لیا پھر مسلمانوں میں جبری اور ظالمانہ حکومتوں کے سلسلے شروع ہوئے اور پھر تیسری صدی کے بعد اسلام میں تنزل کا سلسلہ شروع ہوگیا جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امام مہدی و مسیح موعود کے ذریعہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ’’نبی اللہ‘‘ کا خطاب دیا ہے آپؑ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطیع و فرمانبردار اور جاں نثار جماعت کو کھڑا کردیا۔ خود امام مہدی و مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم تھے جس کی گواہی فرشتوں نے بھی دی کہ ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کہ یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد پیار کرتا ہے چنانچہ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایمان لانے والے الٰہی جاں نثاروں میں سلسلہ خلافت شروع فرمایا جس کی پیشگوئی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی تھی اور نہ صرف پیشگوئی کی تھی بلکہ اِس دَور میں خلافت کے دائمی ہونے اوراس کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت بھی دی تھی اسی حدیث کی روشنی میں الٰہی منشاء کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اوراس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔‘‘(الوصیت صفحہ 10)

پس آج ہم نہایت خوش قسمت ہیں کہ اس دائمی خلافت کے دور میں سے گزر رہے ہیں ایسی خلافت کے دَور میں سے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔

قارئین کرام! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک ایسا لافانی اور لازوال لٹریچر تیار ہو چکا تھا جو قرآن مجید کی عظیم الشان خوبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کے قیام کے لئے اور دنیا میں ایک عظیم اخلاقی و روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے رفیع الشان حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے دُعاؤں کا وہ عظیم الشان ذخیرہ بھی چھوڑا جو تا قیامت جماعت احمدیہ کے کام آتی رہیں گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

’’مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک مَیں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دُنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳)

1908ء میں جب باذن الٰہی خلافت احمدیہ کا قیام ہوا اور حضرت اقدس حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ اوّل کے منصب پر فائز فرمایا تو آپ نے اپنے 6 سالہ دَور خلافت میں خلافت کے قیام کے ساتھ ساتھ اُن لوگوں کے حوصلوں کو پسپا کردیا جو یہ سمجھتے تھے کہ اب چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں لہٰذا اب یہ جماعت ختم ہوجائے گی۔ جبکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کی صداقت کی یہی نشانی بیان فرمائی تھی کہ سچی خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پھر سے گرتی ہوئی جماعت کوسنبھال لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

’’جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں......تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت کو ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے......جیسا کہ ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوئی......سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔‘‘(رسالہ الوصیت)

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ کے ذریعہ جہاں ایک طرف خلافت کا قیام ہوا وہیں آپ کے ذریعہ خدا نے گرتی ہوئی کمزور جماعت کو پھر سنبھال لیا اور دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کردیا اور دوسری طرف آپ نے اندرونِ جماعت ایک شیر کی طرح اُن لوگوں کا مقابلہ کیا جو جماعت سے خلافت کو ختم کر کے اسے نعوذ باللہ نیست و نابود کر دینا چاہتے تھے۔

قارئین کرام! نیست و نابود کا لفظ خاکسار نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے آج سے سوسال قبل خلافت کا انکار کیا تھا آج وہ خود نیست و نابود ہو چکے ہیں اور اگر خدا نخواستہ جماعت میں خلافت نہ رہتی تو یقیناً یہ سلسلہ نیست و نابود ہو چکا ہوتا لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی سچی جماعت کی نشانی یہی بتلائی تھی کہ دیکھو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خدا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ پھر سے اسلام کی کشتی کو سنبھال لیا اسی طرح اس دَور میں بھی وہ اسلام کی کشتی کا نگہبان ہوگا۔

تبلیغی راستوں کو وسیع کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے 1909ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم الاسلام اسکول کے تحت قائم فرمودہ ’شاخ دینیات‘ کو ایک مستقل دینی درسگاہ کی شکل دی جس کا نام ’مدرسہ احمدیہ‘ رکھا گیا۔ 1912ء میں آپ نے انجمن مبلغین کا قیام فرمایا۔ 1912ء میں لندن میں پہلے بیرونی احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ برہمن بڑیہ بنگال میں ڈیڑھ ہزار اسے زائد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ عرب ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ’مصالح العرب‘ نام سے بدر میں ایک عربی ضمیمہ شائع ہونا شروع ہوا۔ قادیان سے چار نئے اخبارات نور، الحق، الفضل، پیغام صلح اور دو رسالے احمدی اور احمدی خاتون جارے ہوئے۔ ہندوستان میں احمدیہ مساجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ لاہور، وزیر آباد، ڈیرہ غازی خان، جموں اور ریاست پٹیالہ میں نئ مساجد تعمیر ہوئیں۔ خلافت اولیٰ میں بیرون ملک درج ذیل مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا تھا:

نیروبی، کسیموں، ممباسہ (مشرقی افریقہ) برما، لندن، آسٹریلیا، چین، ہانگ کانگ، سنگاپور، ترکی، طرابلس، بغداد، مصر، سعودی عرب، ماریشس۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

’’ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہے اور بلاد افریقہ یورپ وامریکہ وچین وآسٹریلیا میں ابھی پہنچے ہیں۔‘‘ (بدر جلد نمبر 4 نمبر 10 صفحہ 2)

آخری بیماری میں آپ نے 8 فروری 1914ء کو فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں احمدی ہوں گے۔‘‘

چنانچہ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت ثانیہ میں پورا فرمایا۔

پس حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان کارنامہ قیام خلافت واستحکام خلافت ہے جس کی بنیاد پر پھر خلافت ثانیہ اور آئندہ آنے والی خلافتوں میں اسلام واحمدیت کی تبلیغی تربیتی اور تنظیمی عمارتیں کھڑی ہوئیں۔

قارئین کرام! سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا دَورِ خلافت جو 1914ء سے لیکر 1965 یعنی نصف صدی تک جاری رہا اس بابرکت دور خلافت میں جہاں منکرین خلافت کی کمریں ٹوٹ گئیں وہیں آپ کے دور میں غلبہ اسلام کی عظیم الشان بنیادیں بھی رکھی گئیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے شروع خلافت میں 12 اپریل 1914ء کو ’منصب خلافت‘ کے نام سے اور پھر جلسہ سالانہ 1914ء کے موقع پر ’’برکات خلافت‘‘ کے عنوان سے خطابات ارشاد فرمائے۔ آپ کے 51 سالہ مبارک دورِ خلافت میں وہ وہ سنہری کارنامے انجام پائے کہ انسانی عقل حیران ہے کہ ایک شخص اس قدر متنوّع کام ایک ہی وقت میں کس طرح سرانجام

دے سکتا ہے۔

قارئین کرام! آپؓ کے اندر ایسی عظیم الشان صلاحیتوں کا ودیعت ہونا در اصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی الہامی خوشخبریوں کی وجہ سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم پسر موعود کی شکل میں عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت کا نشان بنایا تھا۔آپ کو فتح و ظفر کی کلید بنایا تھا۔فرمایا تھا کہ آپ کے ذریعہ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔فرمایا تھا کہ اس کو مقدس رُوح دی جائے گی۔فرمایا تھا کہ وہ سخت ذہین وفہیم اور دل کا حلیم ہوگا اور فرمایا تھا کہ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ فرمایا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ چنانچہ آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی فرمایا:

”کاش کہ اپنی موت سے پہلے دنیا کے دُور دراز علاقوں میں صداقت احمدیت روشن دیکھ لوں۔“

(رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے)

قارئین کرام! اب ہم اختصار کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ آپ کے مبارک دَورِ خلافت میں جماعت احمدیہ پر کیا کیا افضال الٰہیہ نازل ہوئیں۔ خلافت ثانیہ کا مبارک اور تاریخ ساز دَور تبلیغی تربیتی اور تنظیمی اعتبار سے ایک یادگار دور ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ جن مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور جو ایک عظیم الشان ثمر آور شجر کی شکل اختیار کر چکی ہے وہ دراصل خلافت ثانیہ کے دور میں اُستوار کی گئی بنیادوں کی وجہ سے ہی ہے۔قبل ازیں بتایا جاچکا ہے کہ خلافت اولیٰ میں جماعت کا پودا بھارت سے باہر قریباً 13 ممالک میں لگ چکا تھا۔ الحمدللہ کہ خلافت ثانیہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پودے لگنے کے ساتھ ساتھ مضبوط بنیادوں پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ چنانچہ دنیائے عیسائیت کے گڑھ لندن میں دنیائے اسلام کی پہلی مسجد 1924ء میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ بنی یہ وہی مسجد ہے جہاں سے پھر پوری دنیا میں اسلام واحمدیت کی تبلیغ نشر ہوئی۔لندن کے علاوہ ......سری لنکا، ماریشس، امریکہ، سیرالیون غانا، نائیجیریا، مصر، جرمنی، ایران، روس، شام، انڈونیشیا، جاوا، فلسطین، ہانگ کانگ، جاپان، ارجنٹائن، البانیہ، یوگوسلاویہ، سنگاپور، اٹلی، پولینڈ، فرانس، جنوبی افریقہ، سوئیزرلینڈ، اُردن، مسقط، لبنان، ٹرینیڈاڈ، ہالینڈ، فلپائن، تنزانیہ، یوگنڈا، برما، آئیوری کوسٹ، جزائر فجی، سپین، سکنڈے نیویا، بیلجئم، کینیڈا، لائبیریا، گیمبیا، بورکینا فاسو، بینن، نیوزی لینڈ، عدن، یعنی کل 47 ممالک میں جماعت کا پودا لگا۔ ان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں 311 مساجد تعمیر ہوئیں 57 سکول کالج جاری ہوئے 123/اخبارات ورسائل کا اجراء ہوا۔تراجم قرآن مجید کے حوالے سے ہندی، پنجابی، سواحیلی ڈچ، جرمن، انڈونیشین، فینٹی، ڈینش اور مینڈے، کل 9 زبانوں میں تراجم قرآن مجید شائع ہوئے۔ تراجم قرآن مجید کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر طبع ہوا جو پوری دنیا میں مختلف مذاہب میں اور دہریوں میں پھیلایا گیا۔

خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ ملکوں کی سطح سے لے کر دیہاتوں کی سطح تک ایک منظّم اور مربوط جال کی شکل میں پھیلایا گیا چنانچہ صدرانجمن احمدیہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں حضور علیہ السلام نے قائم فرمائی تھی اس کے کاموں کو چلانے کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے 1913ء میں نظارتیں قائم فرمائیں اور پھر پورے صوبائی اور ضلعی سطح پر امارتوں کے نظام کے ساتھ تمام شہروں اور دیہاتوں میں صدارتیں قائم فرمائیں اور ہر صدر کے ساتھ اس کی مجلس عاملہ اور ان کے مختلف شعبے قائم فرمائے پھر اس جماعتی نظام کے ساتھ ذیلی تنظیموں کا نظام قائم فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم 1922ء میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم 1938ء میں اور انصار اللہ کی تنظیم 1940ء میں قائم فرمائی۔ اور پھر عالمگیر طور پر تبلیغ اسلام کے لئے 1934ء میں تحریک جدید کا آغاز فرمایا جس کے لئے وکالتیں قائم فرمائیں اور 1957ء میں دیہاتوں میں تبلیغ وتربیت کے لئے وقف جدید کی بنیاد رکھی جس کے لئے نظامتیں قائم فرمائیں اور ان تمام کاموں کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے شروع سے ہی 1922ء میں شوریٰ کا ایک مضبوط نظام قائم فرمایا۔ احباب جماعت کے آپسی تنازعات کے حل کیلئے 1919ء میں دارالقضاء کا قیام فرمایا جس کی برکت سے احباب جماعت کے آپسی تنازعات بروقت اور رقم کے ضیاع کے بغیر حل ہوجاتے ہیں اور ہر ایک کو انصاف مل جاتا ہے اور پھر 1942ء میں آپ نے جماعت کے لوگوں میں وقف کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے وقف زندگی کی تحریک فرمائی یہ وہ تحریک ہے جس میں آج تک ہزاروں لوگ حصہ لیکر حسنات دارین حاصل کر رہے ہیں تعلیم کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے آپ نے قادیان میں سکول کے علاوہ 1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد رکھی اور 1946ء میں فضل عمر ریسرچ سنٹر کی بنیاد رکھی دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کو ترقی دے کر اسے جامعہ احمدیہ بنادیا جہاں سے علماء سلسلہ تیار ہوکر دنیا بھر کے ممالک میں بھجوائے جاتے ہیں۔عورتوں کی تعلیم کے لئے 1925ء میں مدرسۃ الخواتین کی بنیاد رکھی۔

خدمت خلق کے لئے آپ نے 1917ء میں قادیان میں نور ہسپتال بنایا پھر 1919ء میں یتیم خانہ اور 1926ء میں دارالشیوخ بنیاد رکھی۔

ہندو مسلم اتحاد و یکجہتی کی خاطر آپ نے 1927 میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس اور پھر 1939ء میں تمام پیشوایان مذاہب کے احترام کے لئے جماعت میں یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد رکھی۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات 8 نومبر 1965ء کو ہوئی اور پھر خلافت ثالثہ کا عظیم الشان کامرانیوں سے بھرپور ایک اور دور شروع ہوگیا اس سترہ سالہ دور میں جماعت نے ترقی کی نئی سے نئی منزلیں طے کیں۔ ہم عرض کرچکے ہیں کہ خلافت ثانیہ میں 47 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا اور خلافت ثالثہ میں مزید 43 نئے ممالک کا اضافہ ہوا اور اس طرح خلافت ثالثہ میں ان ممالک کی کل تعداد 90 ہوگئی۔ دنیا بھر میں 425 سے زائد عالیشان مساجد 20 سے زائد دیار التبلیغ اور مرکز احمدیت ربوہ میں جدید طرز کی کئی عمارتیں اور گیسٹ ہاؤسز تعمیر ہوئے۔نصرت جہاں سکیم کے تحت براعظم افریقہ میں جماعت کے 29 نئے سکول 2 مشنری ٹریننگ کالج اور 33 ہسپتال اور ہیلتھ سنٹرز کا اضافہ ہوا۔ 20 سے زائد نئے جماعتی اخبارات و رسائل کا اجراء عمل میں آیا۔

قارئین کرام! خلافت ثالثہ کا مبارک دَور اس اعتبار سے بھی جماعت میں یاد رکھا جائے گا کہ اسی میں جماعت کی صد سالہ جوبلی منانے کی تحریک حضور رحمہ اللہ نے جماعت کے سامنے رکھی تھی یہ جوبلی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مبارک دَور میں نہایت شان سے پوری دنیا میں منائی گئی۔

خلافت ثالثہ کا مبارک دور تعلیمی میدان میں ایک عظیم ترقی کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تحریک فرمائی تھی کہ جماعت کی ہر بچی کم از کم مڈل اور جماعت کا ہر بچہ کم از کم میٹرک پاس کرے اور پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں اور یونیورسٹی میں ٹاپ کرنے والوں کے لئے آپ نے گولڈ میڈل کا سلسلہ شروع فرمایا۔دنیا بھر کی عظیم لائبریریوں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں تراجم قرآن کریم کے ہزاروں نسخے رکھوائے گئے اور دنیا بھر کی اہم شخصیات کو بطور تحفہ دیئے گئے۔

سرزمین سپین میں سات صد سال کے بعد عالیشان مسجد بشارت کی تعمیر ہوئی اور دنیائے عیسائیت کے گڑھ لندن میں 1978ء میں کسر صلیب کانفرنس منعقد ہوئی۔ان عظیم الشان کاموں کے لئے آپ نے وقفے وقفے سے دنیا بھر کے ممالک کے 1967-1971 1973-1976-1977-1978-1980 میں سات لمبے لمبے سفر اختیار فرمائے۔

قارئین کرام! ہر خلافت کے دور کے کارہائے نمایاں اس قدر وسیع اور پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کے بیان کے لئے ہزاروں صفحات کی ضرورت ہوگی۔اس مختصر سے وقت میں سامعین کرام کے ازدیاد ایمان کے لئے صرف چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

اب ہم خلافت رابعہ کے دور میں داخل ہوتے ہیں یہ مبارک دور 10 جون 1982ء کو شروع ہوا۔

حضور رحمہ اللہ نے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے کاموں کو تیز تر کرنے اور افراد جماعت کی براہ راست تربیت ونگرانی کے مقصد سے یورپ، کینیڈا، وسطی وجنوبی امریکہ، مشرقی ومغربی افریقہ، براعظم آسٹریلیا، مشرق بعید، جزائر فجی و ماریشس، سنگاپور، جاپان، انڈونیشیا اور بھارت کے کئی کامیاب دورے فرمائے۔ اپنے ان تاریخ ساز سفروں میں آپ نے بشمول مسجد بشارت پیڈروآباد (سپین) اور مسجد الہدیٰ آسٹریلیا درجنوں نئی مساجد و دیار التبلیغ کا افتتاح فرمایا سینکڑوں پریس کانفرنسوں، مجالس سوال و جواب، جماعتی اجتماعات اور پبلک جلسوں سے خطاب فرمایا اور متعدد ممالک کے سربراہان مملکت، اہم سیاسی وسماجی شخصیتوں اور ممتاز دانشوروں سے ملاقات فرمائی۔ حضور رحمہ اللہ کی ان جلیل القدر مساعی اور کاوشوں کے نتیجہ میں:

☆...... جماعت احمدیہ کو مزید 85 ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنے کی توفیق ملی اور منظّم جماعتوں پر مشتمل ممالک کی تعداد 175 ہوگئی۔اور براعظم افریقہ ایشیا اور یورپ میں لکھوکھہا لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ ایسی ایسی جگہوں پر جماعت کے پودے لگے جہاں پہلے نام ونشان بھی نہیں تھا۔

☆...... آپ کے مبارک دَور میں ہجرت انگلستان کے بعد 20 سالوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 13068 نئی مساجد عطا فرمائیں جن میں سے بیشتر مساجد جماعت نے خود تعمیر کیں اور باقی ماندہ بنی بنائی نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

☆...... سابقہ تراجم قرآن کے متعدد نئے ایڈیشنوں کی اشاعت کے علاوہ 47 نئی زبانوں میں تراجم قرآن مجید شائع ہوئے اسی طرح اب تک شائع کئے جاچکے تراجم قرآن مجید کی تعداد 85 ہوگئی۔

☆...... صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر دنیا کی 117/اہم زبانوں میں منتخب آیات قرآنی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دنیا بھر میں بکثرت اشاعت ہوئی۔

☆...... براعظم افریقہ کے 126 بادشاہوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اور ان میں سے چار نے حضور کے دست مبارک سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا تبرک حاصل کیا۔

☆...... عہد خلافت رابعہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل (M.T.A) کی نشریات کا آغاز ہوا جو بسرعت ترقی کی منازل طے کرتا ہوا آج بفضلہٖ تعالیٰ اس مقام پر آپہنچا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے روح پرور اور امن بخش پیغام پر مشتمل اس کی مسلسل 24 گھنٹے کی نشریات دنیا کے معتدبہ حصہ میں دیکھی اور سنی جارہی ہیں۔

☆...... جنوری 2001ء سے انٹرنیٹ پر جماعت کی آفیشیل ویب سائٹ شروع ہوئی جس پر جماعت کی تمام اہم کتب اور اخبارات و رسائل لوڈ کئے گئے ہیں۔

☆...... حضور نے 10 جون 1988ء کو تمام معاندین ومکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا تاریخ ساز چیلنج

دیا جس کے نتیجہ میں جنرل ضیاء الحق سمیت چھوٹے بڑے کئی معاندین احمدیت اپنے کیفرکردار کو پہنچے۔

☆...... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا مبارک دَور حقوق العباد کی ادائیگی کے حوالے سے بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آپؒ نے تحریک فرمائی کہ جماعت خدا کے گھروں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ غرباء کے گھروں کی تعمیر کا سلسلہ بھی شروع کرے چنانچہ اس کے لئے آپ نے تحریک بیوت الحمد کا اعلان فرمایا جس کے ذریعہ اب تک دنیا بھر میں غرباء کے ہزاروں گھر تعمیر کئے جاچکے ہیں۔

☆...... پھر غریب بچیوں کی شادی کے لئے آپ نے مریم فنڈ جاری فرمایا جس کے ذریعہ ہزاروں غریب بچیوں کی شادیاں ہورہی ہیں۔

☆...... اسی طرح آپ نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ عید کے دن غریبوں کی عید کا بھی خیال رکھا جائے اور اُمراء ان کے بچوں کو ساتھ لے کر اپنی عید منائیں۔

☆...... دور خلافت رابعہ میں جماعت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں وقوع پذیر ہوئے کئی انتہائی اہم اور تاریخی واقعات کی صد سالہ تقاریب کا اہتمام کرنے کی بھی توفیق ملی چنانچہ :

1986ء میں پیشگوئی مصلح موعود۔

1989ء میں جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس۔

1991ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور جلسہ سالانہ کی شروعات۔۔

1984ء میں نشان کسوف وخسوف پر صد سالہ تقریب۔ 1996ء میں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کی تصنیف صد سالہ تقریب جس کے باعث 1996ء میں کئی زبانوں میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی۔

2000ء میں خطبہ الہامیہ کے نزول کی صد سالہ تقارب کا شایان شان اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح 2000ء کے ملینیئم کے سال میں دنیا بھر کی 1/10 آبادی تک پیغام حق پہنچانے کا عظیم الشان کام ہوُا۔

ان صد سالہ تقاریب پر دنیا بھر میں وسیع پیمانہ پر جلسے اور سیمینار منعقد ہوئے۔ جماعتی اخبارات ورسائل کے خصوصی شمارے اور سوونیئر شائع کئے گئے۔ نمائشیں لگائی گیں اور کئی خصوصی پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

☆...... خلافت رابعہ کے مبارک دَور کی ایک اہم تحریک وقت نو ہے جس میں احمدی والدین پیدائش سے پہلے اپنے بچوں کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ الحمدللہ کہ آج یہ تحریک بھی ایک ثمر آور درخت کی شکل میں بدل چکی ہے۔

قارئین کرام! اب خاکسار خلافت خامسہ کے بابرکت دَور کا کچھ تذکرہ کرتا ہے۔ یہ وہ دَور ہے جس میں خلیفۃ المسیح کے متعلق ان کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا یعنی آپ کے ساتھ ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔ یعنی اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں سامعین ہم اس مبارک دور میں خلافت حقہ کے ساتھ معیت الٰہی کے نظارے قدم قدم پر دیکھ رہے ہیں۔

اپنے بابرکت عہد خلافت کے گزشتہ چھ سالوں کے دوران آپ نے جہاں لکھوکھا نومبائعین کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی وہاں تبلیغ و اشاعت دین کے عظیم تر روحانی مقصد کے پیش نظر بطور خاص درج ذیل اہم تحریکات بھی جماعت کے سامنے رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بصیرت افروز خطبات وخطابات، مجالس علم وعرفان اور بلند پایہ نگارشات کی مختلف زبانوں میں شایان شان تدوین و اشاعت کے لئے ''طاہر فاؤنڈیشن'' کا قیام فرمایا۔

☆...... احمدی ڈاکٹرز کو مغربی افریقہ میں خدمات بجالانے کے لئے عارضی اور مستقل وقف کی تحریک۔

☆......واقفین نو کو اپنے اپنے رجحان کے مطابق مروجہ دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کی مختلف زبانیں بھی سیکھنے کی تلقین فرمائی۔

☆...... ہر احمدی کو دعوت الی اللہ کے لئے سال بھر میں کم ازکم دو ہفتے وقف کرنے کا ارشاد فرمایا۔

ان تمام نومبائعین سے جو عدم رابطہ یا مخالفت کی وجہ سے جماعت کا فعال حصہ نہیں بن سکے رابطے قائم کرنے کی تاکید فرمائی۔

☆...... 2008ء تک کم از کم پچاس فیصد لازمی چندہ دہندگان کے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوجانے کی دلی خواہش کا اظہار۔ الحمدللہ کہ بیشتر جگہوں پر جماعت نے اس تحریک میں والہانہ لبیک کہا ہے۔

☆...... جماعت احمدیہ جرمنی کو نہ صرف یک صد مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ پورا کرنے بلکہ جرمنی کے ہر شہر میں مسجدیں تعمیر کرنے کا مصمم ارادہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔

☆...... ہر احمدی کو احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جد و جہد کرنے کی تلقین فرمائی۔

☆...... ہارٹلے پول ، بریڈ فورڈ ، ویلنسیا (سپین) پرتگال اور ناروے میں مساجد کے لئے مالی تحریک فرمائی۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ذیلی تنظیموں کو ٹیمیں تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

☆...... طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔

☆...... صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تحریک فرمائی۔

☆...... اللہ تعالیٰ کے دین اور اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے جہاد بالنفس کی تلقین کی تحریک فرمائی۔

☆...... چندہ تحریک جدید برائے تعمیر مساجد کی یاد دہانی کی تحریک فرمائی۔

☆...... جماعت کو لاکھوں کی تعداد میں واقفین نو مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

☆...... نومبائعین کو جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کے ارشادات فرمائے۔

☆...... افریقہ میں مساجد ومشن ہاؤسز، سکولز اور ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک فرمائی۔ الحمدللہ کہ مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کی ہر مبارک تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔

اعلائے کلمہ اسلام ہی کے مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے حضور نے گزشتہ چھ سالوں میں براعظم مشرقی ومغربی افریقہ اور یورپ کے کئی ممالک نیز کینیڈا اور ماریشس وغیرہ کے کئی طویل سفر اختیار فرمائے جن میں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کا کم وبیش ایک ماہ پر مشتمل تاریخ ساز سفر اور پھر 1908ء میں بھارت کے صوبہ کیرالہ وتامل ناڈو کا سفر شامل ہے ان غیر ملکی دَوروں میں حضور نے کل 27 ممالک کے دَورے کئے گویا آپ کی مبارک دور خلافت کا قریباً ایک چوتھائی عرصہ ان للّٰہی سفروں میں گزرا ہے۔

اپنے ان بابرکت سفروں میں حضور پرنور نے 40 مساجد کا سنگ بنیاد اور افتتاح فرمایا علاوہ ازیں دار التبلیغ، اسکولز، ہسپتال اور جامعات کے سنگ بنیاد اور افتتاح فرمائے۔ کئی سربراہان مملکت، وزراء حکومت، سپیکر و ڈپٹی سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیفس، متعدد اہم شخصیات اور میڈیا سے ملاقات فرمائی، بشپ آف اُندلُس (سپین) کے نمائندہ خصوصی نے بھی حضور کے اعزاز میں استقبالیہ پیش کیا۔

ہر سال حضور پرنور کی بیش قیمت راہنمائی اور منظوری سے تیار ہونے والے تبلیغی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے گزشتہ چھ سالوں میں:

☆...... 18 نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا اور اب ان ممالک کی تعداد 193 ہوگئی جن میں اب تک جماعت مضبوطی سے قائم ہوچکی ہے۔

☆...... اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 1717 نئی مساجد عطا فرمائیں جن میں سے 869 مساجد جماعت نے خود تعمیر کیں جبکہ 848 مساجد جماعت کو بنی بنائی نمازیوں سمیت ملیں۔

☆...... دنیا بھر میں گزشتہ ساڑھے پانچ سالوں میں 1053 نئے دیار التبلیغ قائم ہوئے جن کو شامل کر کے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 102 ممالک میں جماعت کے 2011 فعال تبلیغی مراکز قائم ہوچکے ہیں۔

☆......عہد خلافت خامسہ میں سپینش، پرتگیزی، فارسی، البانین، اردو و انگریزی تراجم کے نئے ایڈیشنوں کی اشاعت کے علاوہ 10 نئی زبانوں میں پہلی مرتبہ تراجم قرآن مجید کی اشاعت ہوئی۔ جبکہ 22 زبانوں میں تراجم مکمل ہوکر چیکنگ اور پیسٹنگ کے مرحلہ میں ہیں اور 12 مزید زبانوں میں تراجم کا کام جاری ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو گزشتہ سو سالوں میں دنیا کی 68 زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت کی توفیق ملی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ علاوہ ازیں نیوزی لینڈ کی ماؤرے زبان میں بھی قرآن مجید کے پہلے پندرہ پاروں کا ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔

☆...... گزشتہ ساڑھے پانچ سالوں میں جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں 2184 نمائشوں اور 8552 بک سٹالوں کا اہتمام کیا گیا جن سے کروڑوں افراد نے استفادہ کیا۔

☆...... مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی 24 گھنٹوں کی نشریات میں اب چار نئے چینلز یعنی ایم ٹی اے 2، مشرق وسطیٰ کے لئے ایم ٹی اے العربیہ، شمالی امریکہ کے لئے ایم ٹی اے العربیہ 3، نیز امریکہ وکینیڈا کے لئے ایم ٹی اے اِنفوکاسٹ کا اضافہ ہوچکا ہے۔

☆...... سیرالیون (مغربی افریقہ) میں پہلے سے قائم جماعتی ریڈیو اسٹیشن کے علاوہ گزشتہ دو سالوں میں بورکینا فاسو میں بھی جماعت کے دو نے ریڈیو اسٹیشن قائم ہوچکے ہیں۔

☆...... رقیم پریس اسلام آباد (لندن) کے تحت گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں قائم چھ جدید پریسوں کے علاوہ اب افریقن ممالک میں بھی مزید 4 جدید پریس قائم کئے جاچکے ہیں۔ قادیان، ربوہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں کام کررہے جماعتی پریس ان کے علاوہ ہیں۔

☆...... قادیان اور ربوہ میں شروع سے جاری ''جامعہ احمدیہ'' کے علاوہ اب گھانا، کینیڈا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، لندن اور جرمنی میں بھی جامعہ احمدیہ کھولے جاچکے ہیں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

☆...... اسلام آباد ٹلفورڈ کے بعد اب جلسہ سالانہ برطانیہ کے انعقاد کے لئے لندن ہی کے مضافات میں 1208 / ایکڑ کا ایک اور وسیع وعریض قطعہ زمین خرید کیا گیا ہے جس کا نام حضور انور نے ''حدیقۃ المہدی'' تجویز فرمایا ہے۔

☆...... اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتال اور 11 ممالک میں 510 سکول نمایاں طبی اور تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں۔

☆...... اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب تک تحریک وقف نو میں 37138 بچے شامل ہوچکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدمتِ دین کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

☆...... آفات ارضی وسماعی کے موقعوں پر بلا امتیاز مذہب وملت نوع انسان کی بے لوث خدمت کے لئے قائم جماعتی تنظیم ''ہیومنٹی فرسٹ'' کی 28 ممالک کے علاوہ اب یواین او میں بھی رجسٹریشن ہوچکی ہے۔ یہ بین الاقوامی تنظیم مختلف افریقی ممالک میں پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ 15 آئی ٹی سینٹرز اور بجلی مہیا کرنے کے لئے 63 سولر سسٹم بھی قائم کرچکی ہے۔ علاوہ ازیں دنیا میں جہاں بھی قدرتی آفات یا جنگوں کی وجہ سے دکھی انسانیت کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے ان کی مدد کرتی ہے۔

☆...... 2008ء میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات منائیں جن میں تمام دنیا میں خدمت اسلام کے کئی کام سرانجام دیئے گئے اور ایک نئی شان کے ساتھ پوری دنیا میں جماعت کی تشہیر ہوئی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ جوبلی کی مبارک تقریبات کے سلسلہ میں لنڈن کے اراکین پارلیمنٹ سے بھی خطاب فرمایا اور انہیں اسلام کی سنہری تعلیمات سے آگاہ فرمایا۔

قارئین کرام ! اس موقع پر خاکسار خلافت احمدیہ کے صد سالہ دَور میں مالی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کا ذکر کانا مناسب سمجھتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں جس مالی قربانی کی روح پیدا کی تھی اس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ خلافت اولیٰ میں 1914ء میں جماعت کا بجٹ ایک لاکھ ننانوے ہزار سات صد پچاس روپے تھا جو بڑھ کر خلافت ثانیہ کے آخر یعنی 1965ء میں پچھتّر لاکھ روپے سے زائد ہوگیا اور پھر خلافت ثالثہ میں 1982ء میں یہ بجٹ نو کروڑ نوے لاکھ روپے کے قریب ریکارڈ کیا گیا۔ پھر خلافت رابعہ اور اب خلافت خامسہ میں یہ بجٹ کروڑوں سے نکل کر اربوں میں داخل ہوچکا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سال بہ سال جو جائیدادیں جماعت کی خدمت میں پیش کررہے ہیں اور جو جماعتی جائیدادیں پوری دنیا میں موجود ہیں اگر ان کو ملا لیا جائے تو یہ مالی قربانی کہیں بڑھ جاتی ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ جماعت احمدیہ کی قربانی کا معیار روپیہ پیسہ نہیں بلکہ وہ اخلاص ووفا سے بھرے ہوئے دل ہیں جو ہر وقت خلیفۂ وقت کے اشاروں پر دھڑکتے رہتے ہیں اور جن سے لبیک لبیک کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں اور جو تنگی ترسی ابتلاء وآسائش ہر دَور میں قربانیوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔

☆......قارئین کرام ! آخر میں یہ ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلافت احمدیہ کے نتیجہ میں جو ترقیات وفتوحات ملی ہیں ان میں سے ایک عظیم الشان انعام عبادت الٰہی کا ذوق وشوق ہے اور خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کا انعام ہے جو احباب جماعت کو اس سچی خلافت کی وجہ سے اور اس کے ارشادات پر عمل کرنے کی وجہ سے نصیب ہوُا ہے اور جس کا پھل یہ جماعت سوسال سے کھا رہی ہے اور یہ سب خدا کے سچے ماموراور عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے ہے۔

نظام خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی عالمگیر وسعت وترقی کی یہ ایک چھوٹی سی جھلک ہے۔

قارئین کرام ! خاکسار کی تقریر خلافت احمدیہ کی سوسالہ ترقیات کے متعلق ہے اس اعتبار سے خاکسار نے صرف تمکنتِ دین کے پہلو کو ہی لیا ہے لیکن یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ ترقیات وفتوحات محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہیں ورنہ شیطان نے گزشتہ سوسالوں میں اس روحانی جماعت کے قدموں کو روکنے کی اور روڑے اٹکانے کی بے انتہاء کوششیں کی ہیں۔ لیکن اللہ نے اس وعدے کے نتیجہ میں جو اس نے سچی خلافت سے کیا ہے کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْم بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ہمیشہ خوف کو امن سے بدل دیا چنانچہ 1914ء میں غیر مبائعین کا فتنہ۔ 1934ء میں احراریوں کا فتنہ 1953ء میں پاکستان کے دیوبندی واحراری مولویوں کا فتنہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا فتنہ جس میں جماعت کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور 1984 میں فرعون زمانہ ضیاء الحق کا فتنہ جس نے جماعت کے بنیادی انسانی حقوق اور مذہبی حقوق کی ادائیگی پر تبر رکھ دی تھی۔ یہ خوفناک فتنے اور دل ہلا دینے والی مخالفتیں اور شہادتیں تاریخ احمدیت کا ایک طویل باب ہیں۔ اور یہ فتنے اب پاکستان سے نکل کر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل گئے ہیں اور دن رات اس الٰہی جماعت کے خلاف اپنی شیطانی کاروائی کررہے ہیں جماعت کے افراد کو ڈراتے دھمکیاں دیتے اور شہید کرتے ہیں۔ باوجود اس کے خدا نے ان سو سالوں میں جماعت کو جن فتوحات وترقیات سے نوازا ہے وہ خدا کا ایک عظیم الشان فضل اور اس کا انعام ہے۔ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ سوسال میں اللہ تعالیٰ نے مخالفین و معاندین احمدیت سے گن گن کر انتقام لیا ہے اور اس کے بدلہ میں خلافت احمدیہ کی برکت سے جماعت پر ان گنت افضال اور انعامات کی بارش برسائی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان مبارک الفاظ پر خاکسار اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

''آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔''

(الفضل 30 مئی 2003ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ کا مطیع و فرمانبردار بنائے تاکہ خلافت کے زیر سایہ ہم عالمگیر غلبہ اسلام کی طرف تیز قدمی سے چلتے چلے جائیں۔ اللھم آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ ☆☆☆

خلافت کا ہمارے سر پہ قائم سائباں رکھنا

اطاعت اور وفا کی راہ پر ہم کو رواں رکھنا
خلافت کا ہمارے سر پہ قائم سائباں رکھنا

ہمیں تقویٰ کی ہو توفیق تیرا قرب حاصل ہو
ہماری سمت اے مالک نگاہِ مہرباں رکھنا

ہمارے درمیاں قائم رہے رشتہ اخوت کا
ہمیں اپنی محبت اور عطا کے درمیاں رکھنا

خلافت کی یہ برکت ہے کہ دل باہم ہوئے اپنے
ہمیشہ ہی سجی مولا یہ بزم دوستاں رکھنا

امامِ وقت اپنی ڈھال ہے ہم ڈھال کے پیچھے
امامِ وقت کو ہر معرکے میں کامراں رکھنا

ہمارے دل پروئے جاچکے ہیں ایک ڈوری میں
تو اس ڈوری کی مضبوطی کو دنیا پر عیاں رکھنا

مقابل کفر کے ہم رستم و سہراب بن جائیں
حضور اپنے ہمیں مانندِ طفلِ ناتواں رکھنا

خوشی ہو یا غمی جو کچھ بھی ہو تیرے حوالے سے
ہمیں بھاتا نہیں تجھ بن کوئی سُود و زیاں رکھنا

اگر منہ زور ہوں لہریں اگر طوفان آجائیں
ہماری ناؤ کا پیارے سلامت بادباں رکھنا

مخالف گالیاں بھی دیں تو عرشی لب نہ کھولیں گے
ہمیں آتا ہے یوں بتیں دانتوں میں زباں رکھنا

(ارشاد عرشی ملک)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

خلافت کا بابرکت نظام

اور

برکات خلافت احمدیہ کا تاریخی پس منظر

(مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

نہ حسن مدعا پر ہے نہ شان ارتقا پر ہے
بقائے عزتِ انساں خلافت کی بقا پر ہے

خلافت کی تعریف:

خلافت ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی کسی کے پیچھے آنے یا کسی کا قائم مقام بننے یا کسی کا نائب ہوکر اُس کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں اُنہیں خلیفہ کہتے ہیں۔

خلافت کی ضرورت:

اس کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے ماتحت ہوتا ہے اور انسان کی عمر محدود ہے اور اصلاح کا کام لمبے زمانہ کی نگرانی اور تربیت چاہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نبوت کے بعد خلافت کا نظام مقرر فرمایا ہے تاکہ نبی کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ اس کے کام کی تکمیل ہو سکے۔

خلیفہ خدا بناتا ہے:

خلیفہ خدا تعالیٰ خود ہی مقرر فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خلیفہ مقرر نہیں فرمایا۔ اس میں یہی راز ہے کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔ اور اُس کے انتخاب میں نقص نہیں۔ البتہ چونکہ نبی کی بعثت کے بعد مومنوں کی ایک جماعت وجود میں آچکی ہوتی ہے اور وہ نبوت کے فیض سے تربیت یافتہ بھی ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ خلافت کے انتخاب میں مومنوں کو بھی حصہ دار بنا دیتا ہے تاکہ وہ اس کی اطاعت بجالانے میں اور اس کے ساتھ تعاون کرنے میں زیادہ شرح صدر محسوس کریں۔ بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر تصرف فرماکر ان کی رائے کو اہل شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں ہر جگہ خلفاء کے تقرر کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بار بار فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔

قرآن مجید میں دائمی خلافت کا وعدہ:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَO (سورۃ النور:56)

"اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔"

خلافت کے متعلق آنحضرت صلعم کا فرمان:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ ظلم و ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی اسکے بعد کہ آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

قرآن مجید اور مندرجہ بالا حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ خلافت انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ جاری ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن اور کام کو سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بحیثیت خلیفہ احسن رنگ میں جاری رکھا۔ اور خلافت کو تمکنت بخشی پھر حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور آخر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ خلیفہ بنے۔ اس دور خلافت میں بہت دور دور تک اسلام کی تعلیم پھیلی اور بہت سے ممالک فتح کئے گئے۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت کی عظیم نعمت قائم رہی وہ ہر شعبہ زندگی میں ترقیات حاصل کرتے چلے گئے کیونکہ زندہ قوم جہاں خود زندہ ہوتی ہے وہاں دوسری قوموں کی زندگی کا موجب ہوا کرتی ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ زندہ قوم کا ہر قدم ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہے اور وہ اپنے اسلاف اور بزرگان کے کارناموں اور ان کی روایات و تاریخ کو کبھی فراموش نہیں ہونے دیتی ہے۔

مسلمانوں کی حالت زار:

انیسویں صدی اور بیسویں صدی مذاہب عالم کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔

جہاں یورپ علمی بیداری اور صنعتی انقلاب کی راہ پر قدم رکھ چکا تھا اور عیسائیوں کے بالمقابل دوسری بڑی طاقت مسلمان مسلسل اپنی شان وشوکت وسطوت کو کھو رہے تھے۔ سفید فام اقوام اپنے جزائر اور محدود وسائل والی زمینوں کو چھوڑ کر سمندر اور خشکی کے راستوں کو اختیار کرتے ہوئے ایک تسلسل سے نئی جہتوں کی تلاش میں مصروف عمل تھیں۔ ان اقوام نے مذاہب کو سیاست کی بساط پر ایک مہرے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے غیر اقوام کو اپنے زیرنگیں کرنے کیلئے اپنی مذہبی منادوں کو اس طرح پھیلا دیا تھا کہ مذہبی مؤرخین اپنی علوشان کے خواب دیکھنے لگے تھے

مسلمان حکومتوں میں خلفشار:

مسلمان حکومتیں ایک کے بعد ایک اپنی اندرونی خلفشار کا شکار ہوکر ریت کی دیوار کی طرح ڈھہ رہی تھیں۔ ہندوستان کی مغلیہ سلطنت اپنی عظمتوں کا ماتم کرتے ہوئے لال قلعہ دلی تک محدود ہوکر رہ گئی تھی۔ رہی سہی کسر ۱۸۵۷ء کی لڑائی نے پوری کردی۔ علماء کا شغل تکفیر بازی ہی رہ گیا تھا اور وہ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل پر باہم دست وگریبان تھے۔ دوسرے مذاہب نے یکبارگی ملت اسلامیہ پر حملہ کردیا تھا۔ عیسائی مناد خصوصیت کے ساتھ سرگرم عمل تھے۔ اور ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہزاروں مسلمانوں کو اپنے من گھڑت خداوند یسوع مسیح کے گلے میں شامل کرنے کیلئے کوشاں تھے۔

تب کنتم خیر امۃ اُخرجت للناس۔ کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ کی رحمت نے جوش مارا اور ایک مرد خدا کو مسیحیت کی ردا اور مہدویت کی قباء اوڑھا کر بنی نوع انسان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کیلئے کھڑا کر دیا۔

امام مھدی کا ظھور:

حدیث مبارکہ اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ایک مرد خدا مامور زمانہ کے طور پر مبعوث ہوا جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہے۔ آپ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ کو قادیان میں پیدا ہوئے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کا وصال ہوا قریباً ۷۳ سال تک آپؐ بنی نوع انسان کو خدائے واحد کی طرف بلاتے رہے اور اسلام کی بے لوث خدمت کی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپؑ کا خصوصی فرمان:

آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ "یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے "کتب اللہ لا غلبنّ انا ورسلی" (سورۃ مجادلہ) اور غلبہ سے مراد یہ ہیکہ جیسا کہ رسول اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی پہچان ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتی ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن وتشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرا ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔"

(الوصیت صفحہ ۳۔۴)

دوسری قدرت قیامت تک منقطع نھیں ھوگی:

پھر فرمایا: "تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت صفحہ ۵)

بہرحال اللہ کے وعدہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آپؑ کی وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہوا یعنی ایک ایسی خلافت جو اپنے وجود میں ان تمام برکات کو سمیٹے ہوئے تھی جو نبوت کے فیض سے جاری ہوئے۔

خلافت احمدیہ کے پھلے تاجدار:

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد جب کہ جماعت اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے وصال سے بے انتہا پریشان اور مغموم تھی۔ حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؓ بھیروی کو منصب خلافت پر متمکن فرمایا۔ جماعت کے افراد میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی، آپ کا چھ سالہ دور اللہ تعالیٰ کی برکتوں رحمتوں اور انوار الٰہی کے نزول سے معمور تھا۔ اور جماعت نے آہستہ آہستہ ہر لحاظ سے ترقی کی

منازل طے کیں۔ آپؓ کے دور میں بیت المال کا مستقل محکمہ جاری ہوا۔ قادیان میں مرکزی لائبریری کی بنیاد رکھی گئی۔ مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ کئی شہروں میں احمدی مساجد تعمیر ہوئیں۔ نور الحق اور الفضل جیسے اہم اخبارات اور رسائل جاری ہوئے۔ مستقل واعظین کا تقرر ہوا۔

اسلام اور احمدیت کی تائید میں مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا۔ قادیان میں بورڈنگ ہاؤس اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عالیشان عمارتیں بنیں۔ نور ہسپتال کی تعمیر ہوئی۔ مسجد اقصیٰ کی تعمیر ہوئی۔ بعض صحابہ کرام کو مختلف بیرون ممالک بھیجا گیا۔ سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ خلافت کو استحکام ملا۔ آپؓ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد فرمایا:۔

اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً وکرہاً اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں۔ بیعت کی دس شرائط بدستور قائم ہیں، ان میں خصوصیت سے میں قرآن کریم سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔''

(تاریخ احمدیت جلد ۳)

جب کچھ لوگوں کی طرف سے آوازیں اٹھنے لگیں کہ انجمن مسیح موعود کی جانشین ہونی چاہئے۔ آپؓ نے بڑی سختی اور تاکید کے ساتھ جماعت کے سامنے یہ بات رکھی کہ انجمن ہرگز کسی صورت میں مسیح موعود کی جانشین نہیں ہوسکتی۔ خلیفہ ہی جانشین ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احمدی احباب پروانوں کی مانند شمع خلافت کیلئے اپنی جان مال وقت اور عزت غرض ہر چیز کو قربان کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔

منکرین خلافت کو مخاطب ہوکر فرمایا:'' خلافت ایک شرعی مسئلہ ہے۔ خلافت کے بغیر جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اور مجھے خدا نے بتایا ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی شخص مرتد ہوجاوے گا تو میں اس کی جگہ جماعت تجھے دوں گا پس مجھے تمہاری پرواہ نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا۔'' (حیات نور صفحہ ۳۷۹)

واشگاف الفاظ میں آپؓ نے فرمایا:'' مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت نہیں ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے''۔ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

خلافت ثانیہ کا قیام:

حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اپنی وفات سے چندروز قبل ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو چند اکابرین احمدیت کے سامنے ایک وصیت تحریر فرمائی جس میں اپنے جانشین کے بارہ میں تحریر فرمایا کہ'' میرا جانشین متقی ہو ہردل عزیز ہو عالم باعمل ہو۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب، صاحبزادہ حضرت مولانا محمود احمد صاحب، ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب، نواب محمد علی خان صاحب کے بطور گواہ دستخط تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ تین بار اس وصیت کو پڑھ کر سنادیں چنانچہ اس کی تعمیل ہوئی۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو عین نماز کی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اپنے خالق حقیقی سے جاملے چنانچہ مسجد نور میں قریباً دو ہزار احمدی افراد کی موجودگی میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

خلافت ثانیہ کا بابرکت دور:

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلفاء میں سے بعض '' موعود'' ہوتے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ '' موعود خلیفہ ہیں جن کا صدیوں سے پہلے وعدہ کیا گیا تھا اور دنیا میں ان کا بڑی شدت سے انتظار کیا جارہا تھا۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' ینزل عیسیٰ ابن مریم ... یتزوج ویولدلہ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰)

آنحضرت ﷺ نے خدا سے علم پا کر فرمایا کہ'' مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی''

بہرحال اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بعد جب جماعت کے افراد بے انتہا پریشان تھے اور ایک بے قراری تھی۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپؓ نے جس والہانہ رنگ میں جماعت کی قیادت فرمائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن اور کام کو جس رنگ میں آگے بڑھایا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ ۵۲ سالہ دور خلافت میں آپ نے جماعت کو نظام خلافت کو اتنا مضبوط اور ٹھوس بنایا کہ دنیا حیران رہ گئی آپؓ نے بے شمار عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ آپؓ کے دور میں جماعت نے بہت ترقی کی اور مخالفین نے جماعت کو مٹانے کیلئے پورا زور لگایا لیکن وہ سب ناکام ہوگئے۔

آپؓ نے فرمایا'' جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے۔ وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلعم کا نمائندہ ہے''۔ (الفضل ۲۷ اگست ۱۹۳۷)

خلافت ثانیہ کی برکات کی ایک جھلک:

اس دور میں نظارتوں کا قیام ہوا۔ ذیلی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ نیز محکمہ قضاء، تحریک جدید، وقفِ جدید، کا قیام عمل میں آیا۔ نئے مراکز کا قیام ہوا۔ مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی گئی۔ قصر خلافت کی بنیاد رکھی گئی۔ جامعہ احمدیہ کا افتتاح ہوا۔ جلسہ یوم سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا، پہلا یوم تبلیغ منایا گیا۔ پہلا یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جامعۃ المبشرین کا قیام ربوہ میں ہوا۔ رسالہ خالد کا اجراء ہوا۔ مبلغین کی عالمی کانفرنس ہوئی۔ جامعہ احمدیہ کی عمارت ربوہ میں تعمیر ہوئی۔ نگران بورڈ کا قیام ہوا۔ امریکہ میں مشن کا قیام ہوا۔ مظلوم مسلمانان کی نمایاں خدمات۔ شدھی تحریک کا آغاز۔ مجلس مشاورت کا قیام۔ ہجرت قادیان کے موقع پر دلیرانہ اقدام۔ غرض یہ کہ بے شمار کارنامے اس دور میں سرانجام دیئے گئے جن کی تفصیل طویل ہے۔

آخر کار تقدیر الٰہی غالب آئی اور ۷-۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو آپ اس دار فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار برکتیں و رحمتیں نازل فرمائے۔

آپ کے طویل دور سے کئی نسلوں نے آپ سے فیض پایا اور ہر احمدی نے آپؓ سے ذاتی تعلق قائم کیا تھا بظاہر آپ کی وفات کا صدمہ لگتا تھا کہ جماعت شاید برداشت نہیں کرسکے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خوف کو امن میں بدل دیا۔

خلافت ثالثہ کا بابرکت انتخاب:

چنانچہ یہی نظارہ جماعت احمدیہ نے اس دور میں دیکھا۔ اُس وقت جب کہ جماعت پر خوف کی حالت طاری تھی ایسے میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا یعنی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم اےؒ کو خدا نے منصب خلافت پر متمکن فرمایا۔ یہ ۱۷ سالہ دور بھی نہایت تابناک اور درخشندہ رہا۔ ہر قدم پر جماعتی ترقی۔ افریقہ میں ہسپتالوں کا قیام۔ تبلیغی میدانوں میں آگے بڑھنا پھر ۱۹۷۴ کے حالات جو کہ پاکستان میں رونما ہوئے تھے اگرچہ ساری دنیا کے احمدی پریشان کن تھے لیکن خلافت کی ڈھال کے پیچھے جماعت ان خوفناک حالات سے کامیاب ہوکر نیکی اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگئی۔

نافلۃ کا الہام:

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام۔ انا نبشرک بغلام نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہو کے محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔ یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں'' مجھے بھی خدا نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا''۔

خلافت ثالثہ کے متعلق بشارت دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

'' میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوجائے گا...... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی''

(تاریخ احمدیت جلد ۱۸)

غرض یہ کہ خلافت ثالثہ کا دور بھی جماعت کے لئے بے شمار رحمتوں اور برکات اور انوار الٰہی کے نزول کا موجب بنا۔ حضورؒ نے بے شمار تحریکات جماعت کے سامنے رکھیں جن پر جماعت کے افراد نے والہانہ رنگ میں لبیک کہا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیوں کا ظہور:

آپؒ کے عہد مبارک میں کئی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

(۱) بادشاہوں کا برکت حاصل کرنا: الہام مسیح موعود: میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (برکات الدعا)

تعمیر کعبہ کے مقاصد اور اُن کا فلسفہ: چنانچہ ۱۹۶۷ء میں بیت اللہ کی تعمیر کے تیئیس عظیم الشان مقاصد اور ان کے فلسفہ پر روشنی ڈالی

☆۔ الہام **وسع مکانک:**

آپ کے دور میں بے شمار عمارتیں اندرونی طور پر بھی اور بیرونی ممالک میں بھی تعمیر ہوئیں۔

علم و معرفت میں کمال:

یہ الہام حضرت مسیح موعودؑ کا آپؒ کے دور میں اسطرح پورا ہوا کہ مشہور عالم سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کو ۱۹۷۹ء میں ان کی بے مثال سائنسی خدمات کی بناء پر نوبل پرائز کا عالمی اعزاز ملا۔

نفوس و اموال میں برکت کا الہام: اس دور میں ایک کروڑ سے افراد جماعت تجاوز کرچکی تھی۔

اس کے علاوہ آپؒ کی بے شمار بابرکت تحریکات ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن۔ تحریک تعلیم القرآن۔ وقف عارضی۔ مجالس موصیان کا قیام۔ وقف جدید دفتر اطفال۔ ترک بدرسوم۔ تسبیح وتمہید کی تحریک۔ مجلس ارشاد۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ سکیم۔ صد سالہ جوبلی فنڈ سکیم۔ جماعت کے لئے فیملی منصوبہ۔ سپین مسجد کی بنیاد۔ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اچانک وصال:

جماعت احمدیہ پر بظاہر خوف وبے چینی کا زمانہ آیا ۱۹۸۲ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ہم سے رخصت ہوئے اور آپ کے وصال کے بعد پھر اندرونی و بیرونی تنظیموں نے سر اٹھانے کی کوشش کی لیکن خدائی وعدے کے مطابق خدا نے پھر اپنی پیاری روحانی جماعت کو سہارا دیا اور خلافت رابعہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

خلافت رابعہ کا انتخاب:

پاکستان ربوہ میں نمائندگان خلافت کے ذریعہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے رنگ میں آپؒ خلافت پر متمکن ہوئے ۔ آپؒ کے وقت میں واقعی جماعت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور ترقیات کی نئی راہیں کھل گئیں۔ دشمن جماعت کی ترقی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوا اور خلافت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ جماعت کا سر کچلنے کی اپنے زعم میں کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے پیاروں کا ساتھ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو معجزانہ طور پر دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے محفوظ جگہ پر پہنچایا۔ اور دشمن جو خلافت کا سر کچلنا چاہتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح کچلا کہ اس کے جسم کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں بچا۔

تبلیغ کا ایک نیا دور:

چنانچہ اب جماعت ایک نئے دور میں داخل ہو چکی تھی اس لئے لندن جا کر نئے انداز سے اسلام کی تبلیغ شروع ہوئی اور خدا نے ایم ٹی اے کی نعمت سے جماعت کو نوازا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ ایک نئی شان کے ساتھ زمین کے کناروں تک پہنچی۔

خلافت کے تعلق سے خلیفہ رابعہؒ کی پیش خبری:

فرمایا ” آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔“ (خطبہ جمعہ ۱۸ جون ۱۹۸۲)

خلافت رابعہ میں مباہلہ کی دعوت:

پاکستان کے حکمران اور سربراہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سے آرڈیننس جاری کر کے احمدیوں کو اُن کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا اور اُنہیں بلاوجہ تنگ کیا گیا اور ستایا گیا۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جنرل موصوف کو بار بار توجہ دلائی اور سمجھایا کہ ایسا کرنا غیر اسلامی طریق ہے اور پاکستان کے آئین اور دستور کے بھی خلاف ہے بلاوجہ معصوم احمدیوں کو سلاخوں میں بند نہ کرو۔ اُنہیں تنگ نہ کرو چونکہ فوجی حکمران باز نہ آئے بلکہ ظلم وستم کو روا رکھا تب کافی صبر وتحمل اور دُعاؤں کے بعد امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جنرل ضیاء الحق کو مباہلہ کی کھلی دعوت دی اور فرمایا اب یہ آسمان کا خدا بتائے گا اور آنے والی تاریخ بتائے گی کہ آسمان کس پر لعنتیں برسا رہا ہے اور کس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ کس کو عزت وشرف سے یاد رکھا جاتا ہے اور کس کو ذلت اور نامرادی کے ساتھ یاد رکھا جاتا ہے“۔

(خطبہ جمعہ ۱۹۸۴)

فرمایا: جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین وآسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ خدا کی قسم! جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی تو تمہارے نام ونشان مٹا دیئے جائیں گے اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت ورسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔ “

(خطبہ جمعہ ۱۹۸۴)

جنرل ضیاء الحق کی عبرتناک موت:

چنانچہ دنیا نے یہ عبرتناک اور حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ جنرل ضیاء الحق مع اپنے ساتھیوں کے ایک ہوائی حادثہ میں اس طرح ہلاک ہوا کہ نہ صرف جہاز کے بلکہ جسم کے بھی پرخچے اُڑ گئے۔ اور جنرل صاحب کا دور آناً فاناً اختتام کو پہنچ گیا۔ اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ جس کا وقتی طور پر ہیڈ کوارٹر لندن بنایا گیا وہاں سے ایک نئے انداز میں اسلام واحمدیت کی تبلیغ کا کام پہلے سے بہت زیادہ مؤثر رنگ میں شروع ہو گیا اور جو کام پاکستان میں ناممکن تھے وہ خدا نے بھی کام پورے کر دیئے اور نئی نئی ایجادات سے جماعت نے پورا پورا فائدہ اٹھایا یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ بہت آگے نکل چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا اندوہ ناک وصال:

۱۹ اپریل ۲۰۰۳ء کو ایک بار پھر جماعت پر خوف اور غم کی حالت کا وقت آیا جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحلت فرما گئے ۔ ایسے میں جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئی کیونکہ مومن کو یہی حکم ہے اور یہی مومن کی شان ہے کہ جب بھی تکلیف میں ہو اللہ کے حضور جھکے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے رنگ میں پیارا خلیفہ عطا کیا۔

بظاہر تو جماعت کو حضور کے وصال نے ہلا کر رکھ دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل واکرام کیا کہ لندن میں مسجد فضل میں ۲۲ اپریل کو ایک بہت بڑی تعداد کی موجودگی میں خلافت کمیٹی کے ممبران نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ منتخب کیا۔ ساری دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ اس منظر کو دیکھ رہے تھے اور ساری دنیا نے یہ منظر دیکھا کہ جوں ہی حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام کا بطور خلیفہ اعلان ہوا تو احمدیوں میں خوشی ومسرت کی ایک لہر دوڑ گئی چنانچہ مسجد کے باہر ہزاروں افراد جو کھڑے منتظر تھے آپ کے ایک ارشاد سے ایک دم سارے بیٹھ گئے اور اس طرح سے جماعت میں خلافت خامسہ کا بابرکت دور شروع ہو گیا۔

قدرت ثانیہ کا پانچواں دور بھی اللہ کے وعدوں کے مطابق ایک نیا باب ہے دشمن پر ایک تازیانہ ہے۔ دشمن کی خوشیوں کو خاک میں ملانے کا ایک ذریعہ ہے۔

خلافت خامسہ کا بابرکت دور:

یہ دور بھی اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے انتہائی برکتوں کا ہے۔ بے شمار افضال برکات اور تائید ونصرت کے جلوے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حضور کے خطبات جمعہ دیگر خطابات پیغامات آپکی ہدایات جو قرآن مجید کی تعلیم احادیث نبی کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی سے لبریز ہوتے ہیں نہ صرف بابرکت ہوتے ہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے مشعل راہ ہیں آپ کے بیرونی ممالک کے کامیاب دورے کافی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ آپ کے دور میں طاہر فاؤنڈیشن کا قیام ہوا۔ مسجد بیوت الفتوح کا افتتاح ہوا۔ ایم ٹی اے چینل ۲ کا اجرا ہوا۔ نظام وصیت میں شمولیت کی خصوصی تحریک کا اجراء ہوا۔ تحریک جدید کے دفتر پنجم کا اعلان ہوا۔ ایم ٹی اے ۳ العربیہ کا آغاز ہوا۔

خدیجہ مسجد برلن کا افتتاح ہوا۔ نومبائعین سے رابطہ کی تحریک ہوئی۔ مساجد کی تعمیر کی تحریک۔ افریقہ میں خدمت خلق کی تحریک ہوئی۔ مشن ہاؤسز میں اضافہ کی تحریک ۔ تراجم قرآن مجید کی تحریک۔ بد رسومات ترک کرنے کی تحریک۔ سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تحریک۔ جادو ٹونے سے بچنے کی تحریک۔ شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچنے کی تحریک۔ غرض یہ کہ بے شمار بابرکت تحریکات جاری ہوئیں ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے اس دور میں جماعت میں بہت بیداری آگئی ہے۔ باوجود اس کے بین الاقوامی اقتصادی مسائل کا دنیا کو سامنا ہے لیکن جماعت کے افراد نے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کی ہیں اپنے بجٹ کو بڑھایا کم نہیں کیا۔

خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہونے والی مساعی کی ایک جھلک:

تبلیغ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچایا گیا مالی تحریکات اور اس کی بے شمار برکات کا ثمر۔ عالمی بیعت کے مناظر ۔ خلافت احمدیہ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تدریجی ترقی کے مناظر۔ مخالفین احمدیت کا عبرتناک انجام اور جماعتی ترقیات ۔ عالمگیر تعلیمی خدمات ۔ عالمگیر طبی خدمات۔ خدمت انسانیت کے بے شمار ذرائع۔ نشر واشاعت ۔ قرآن مجید ۶۰ سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ مشن ہاؤس کا قیام۔ خلفائے کرام کے دورہ جات ۔ دنیا بھر میں مساجد کا قیام۔ احمدی نوجوانوں کے لئے روزگار کے ذرائع۔ سیلاب زدگان اور متاثرین آفات کاری کی امداد۔ آنحضرت صلعم کی پاکیزہ زندگی پر ہونے والے اعتراضات کا ردّ اور سیرت النبی صلعم کے جلسے۔ بیوہ یتامیٰ مساکین غربا کی امداد وغیرہ وغیرہ۔

غرض یہ کہ ہر شعبے میں جماعت احمدیہ نے بے شمار کام کئے اور نوع انسان کی فلاح وبہبود اور ترقی اور بچاؤ اور ہدایت کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے بڑھ چڑھ کر فضل عطا کیا اور ہر میدان میں ترقیات حاصل ہوتی گئیں۔ الحمد للہ۔

مخالفین و منکرین خلافت کا انجام:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ” خود یہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ خلافت کے بغیر امت مسلمہ کا اتحاد ناممکن ہے۔ نہ اسلام کی ترقی ممکن ہے۔ نہ اتحاد ممکن ہے لیکن آنکھوں پر پٹی پڑے ہونے کی وجہ سے جس کو خدا تعالیٰ نے خاتم الخلفاء بنا کر بھیجا ہے اور اس کے بعد جو خلافت جاری فرمائی ہے اس کے انکاری ہیں“۔

پس جماعت کا ایک واجب الاطاعت امام ہے جو کہ ہر احمدی کے دُکھ سکھ چین وراحت میں اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ان کے لئے دعا کرتا ہے اور ہر احمدی پر امام کی نظر رہتی ہے، ان کے تربیت کے ساتھ ان کے حالات سے وہ باخبر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو صراط مستقیم پر چلائے اور حقیقی اسلام پر گامزن فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

”اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں“

کوفتہ جانوں پہ کیا گزری

(مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر۔درویش قادیان)

قرآن مجید کا ہندی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے چندسال ہی گزرے تھے کہ صدرانجمن احمدیہ کی نظارت بیت المال نے کچھ عرصہ کیلئے بندہ کو یوپی و بہار کے چند اضلاع کی احمدیہ جماعتوں کا مالی دورہ کرنے کیلئے بھجوایا۔

مرادآباداورمضافات کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ رات مراد آباد شہر کے مسلم مسافر خانہ میں گزاری۔مرادآبادشہر میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے مسافروں کے رات گزارنے کیلئے یہ مسافر خانہ بنوا رکھے تھے جن میں مفت رات گزارنے کیلئے ہر مسافرکو الگ الگ کمرہ دے دیا جاتا تھا۔نوواذ دمسافروں کیلئے یہ سہولت غنیمت تھی۔

پروگرام کے مطابق خاکسار بعد دوپہر دورہ کیلئے روانہ ہوا۔اس حلقہ میں سردارنگر جانے کیلئے عام حالات میں مسافر مراد آباد سے بذریعہ بلکتا موڑ ریلوے اسٹیشن عصر کے وقت تک بآسانی پہنچ جایا کرتے تھے۔ خاکسار نے مراد آباد سے بلکتا موڑ اسٹیشن کا ٹکٹ لیا اور اسٹیشن مرادآباد پر گاڑی چلنے کے انتظار میں بیٹھا رہا۔کافی دیر کے بعد پتہ چلا کہ اس اسٹیشن کو جانے والی پسنجر گاڑی دو گھنٹے لیٹ ہے۔

خاکسار سردارنگر کے اسٹیشن بلکتا موڑ (ذوقیہ نام) کے علاوہ کسی دوسرے ذریعہ آمد ورفت سے ناواقف تھا۔ اس لئے باوجود گھبراہٹ کے ٹرین کے انتظار میں بیٹھا رہا۔متعلقہ اسٹیشن تک پہنچتے پہنچتے ٹرین مزید دو گھنٹے لیٹ ہوگئی۔ سورج غروب ہونے کے قریب پہنچ گیا۔ ہوتا یہ رہا کہ درمیانی اسٹیشنوں پر بے ٹکٹ مسافر گاڑی کو رکوانے والی زنجیر کھینچ لیتے۔گاڑی رکنے پر اُتر کر پیدل بھاگ جاتے رہے۔

ہمدرد بزرگ: میں نے چلتی ٹرین میں ساٹھ سالہ ایک مسلم بزرگ سے سردارنگر تک پہنچنے کے بارے میں معلومات دریافت کیں۔ نیک دل بزرگ نے بتایا کہ اس اسٹیشن سے سردارنگر گاؤں شمال مشرق میں دس میل کی دوری پر ہے۔راستہ پیچیدہ اور مشکل ہے۔اب تو رات سر پر آچکی ہے۔رات آپ کو کسی گاؤں میں گزارنی پڑے گی۔ اس بات سے میرے اوسان خطا ہوگئے۔

پنجاب ۱۹۴۷ء کا خونی دور: یوپی میں ۱۹۵۰ء کے فرقہ وارانہ فسادات، قتل و غارت کے واقعات آنکھوں میں گھومنے لگے۔اس نیک دل بزرگ نے دھوتی پوش ایک ہندو جوان سے کہا کہ یہ مولوی صاحب سردارنگر جائیں گے، آپ ان کو اپنے ساتھ اپنے گاؤں لے جائیں۔صبح گنگا پار کرادیں اور سردار نگر کا راستہ بتادیں۔اس ہندو بھائی نے حامی بھرلی۔ میں اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہوگیا لیکن دل و دماغ پر ایک قسم کا خوف وہراس بھی چھایا ہوا تھا۔

ٹرین اسٹیشن سے پہلے ہی زنجیر کھینچ کر رکوالی گئی۔ دیکھا وہ ہندو بھائی بہت سے دوسرے بے ٹکٹ مسافروں کی طرح ٹرین سے اُتر کر بطرف مغرب بڑے زور سے پیدل بھاگا۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے ٹرین سے اتر کر بھاگا۔ نظر بھاگنے والوں پر جمائے تھا۔سورج غروب ہورہا تھا۔

اچانک ریل کی پٹری کے ساتھ لگی ہوئی ٹیلیفون کی لوہے کی تاروں میں الجھا۔ گرا، پنڈلیوں پر شدید خراشیں آئیں۔سنبھلا اور پھر زور سے بھاگا۔ریلوے لائن کے ساتھ کھدے ہوئے گڑھوں میں اوندھے منہ گر گیا۔ سینہ کی ہڈیوں میں سخت چوٹیں آئیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دائیں طرف والی پسلیوں میں آخری ہڈی سے دوسری کریک ہوچکی تھی۔ شدید درد سے نڈھال ہوکر پھر اُٹھا اور اس ہندو بھائی کے پیچھے اسے پکڑ لینے کے خیال سے بھاگنے کی تیاری کی۔ بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ میں اس ہندو بھائی کا نہ تو نام جانتا تھا نہ اس کے گاؤں کا نہ اس کی قوم وذات کا۔

اس کا گاؤں۔اسٹیشن سے تین میل بجانب غرب دور تھا۔ وہ خود شام کے جھٹ پٹے میں نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا۔اس کے گاؤں تک جانے کیلئے نہ کوئی سڑک نہ راستہ نہ کوئی راہبر نہ ساتھی۔صرف جنگل جھاڑیاں اور خشک کھیت تھے۔ جواب گم ہوچکے تھے۔ صرف اس ہندو بھائی کے گھر پہنچ جانے کی دُھن تھی۔

اتنے میں اس مسلمان بزرگ کی آواز سنائی دی۔'' مولوی صاحب! ''واپس آجائیں۔ واپس آجائیں'' میں جیسے تیسے پھر ٹرین میں سوار ہوگیا اس جان والے بزرگ نے کہا کہ اس اسٹیشن سے بطرف مشرق وشمال چار میل کی دوری پر ترکپورہ مسلمانوں کا گاؤں ہے وہاں راوت خان ہیں جو مسافروں کو پناہ دیتے ہیں۔آپ ان کے ہاں رات قیام کریں اور صبح کو سردارنگر کا سفر کریں کیونکہ ترک پورہ سے آگے چھ میل کا راستہ پیچیدہ ہے۔ بلکتے ہوئے اسٹیشن پر بلکتے ہوئے عالم میں، بلکتے موڑ پر میں نے اس بزرگ سے الوداع لی۔

'' اِک بلکتے موڑ پر مجھ سے وہ بچھڑا تھا جو
آج بھی اس جانے والے کو دُعا دیتا ہوں میں''

اسٹیشن سے چند مسافر جانب شمال جارہے تھے ان کے پیچھے چلا وہ گھوم کر مغرب کی طرف چلے گئے۔ دوسری طرف قریب ہی چند جھونپڑے نظر آئے۔ دیکھا کہ ایک دھوتی پوش دیہاتی قبلہ نما ایک چبوترے میں قبر کے سرہانے دیپ جلا کر گھر چلا گیا ہے۔ میں نے چبوترے سے ملحق جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ گھر سے وہی دھوتی پوش مسلمان نکلا۔ میں نے اسے کہا کہ میں مسلمان مسافر ہوں۔سردارنگر جانا ہے۔راستہ سے ناواقف ہوں۔ مجھے آپ یہ رات اپنے ہاں پناہ دیں۔ لیکن مسلمان نے انکار کیا۔ پھر میں نے قبلہ نما چبوترے میں رات گذارنے کی التجا کی مگر اس نے التجا بھی ٹھکرادی۔ میری وحشت اور بھی بڑھ گئی کیونکہ سینہ کی ہڈی کا درد زیادہ ہو رہا تھا۔ بلکتے اسٹیشن کے واقعات پریشان کن تھے۔

ذرا آگے بڑھا، ایک اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے گاندھی ٹوپی پہنے ایک ہندو بھائی نکلا۔ میں نے اس سے ترکپورہ کا راستہ پوچھا۔ وہ مجھے لئے ہوئے چندقدم آگے بڑھے ایک اور راستہ کی طرف اشارہ کرکے بولے۔اس راہ پر چلتے جاؤ چار میل پر ترکپورہ گاؤں ہے۔

اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلا وہ راستہ تھوڑی دور جاکر ایک نالے کی پٹری کا سا بن گیا۔ وہ نالا مشرق سے شمال اور پھر مغرب کی طرف مڑ گیا۔ آگے بڑھا تو راستہ گم۔جنگلی جھاڑیاں اور سرکنڈے کھڑے پائے۔

پھر واپس لوٹ کر اسی ہندو بھائی کو تکلیف دی اور کیفیت بیان کردی۔ وہ مجھے لئے کافی دور تک آیا چونکہ کالی رات تھی۔ سڑک کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ اس بھائی نے میری الجھن سمجھ کر بتایا کہ یہ جو سفید سفید سی دھول مٹی نظر آرہی ہے دراصل یہ پندرہ فٹ چوڑی سڑک ہے۔ یہ سڑک سیدھی ترکپورہ جاتی ہے سیدھے اس پر چلتے رہیں۔ اِدھر اُدھر نہ جائیں۔ میں نے پھر اُس بھائی کا شکریہ ادا کیا اور دُھول مٹی بھری سڑک پر چلتا رہا۔ چار میل کے پورے راستہ میں نہ کوئی گاؤں نہ درخت نہ کوئی کھیت نہ کوئی آدمی نظر آیا۔

چلتے چلتے ایک جگہ وہم نے خارجی شکل اختیار کرلی۔ سڑک کے کنارے بڑے بڑے دو کالے ہاتھی نظر آئے۔ بوجھل پاؤں وہیں تھم گئے لیکن وہ ہاتھی حرکت نہیں کررہے تھے۔ دعا کی۔

''جل تو جلال تُو، آئی بلا کو ٹال تُو''

ذرا اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ وہ ہاتھی نہیں بلکہ کھپریل پوش دو مکان تھے وہیں گھاس پھونس کے اور جھونپڑے بھی تھے۔ یہ ترکپورہ تھا۔ کسی گھر میں اور گلی میں روشنی نہیں تھی۔ نہ کوئی آدمی نہ کوئی آواز سنائی دے۔ پھر اور آگے بڑھا۔ سڑک کے کنارے بلند طویلے جیسا کھلے دروازے والا مکان نظر آیا جس میں دو نوجوان چپ چاپ بیٹھے تھے۔ دیوار میں ایک دیپک ٹمٹما رہا تھا۔

میں نے ان آدمیوں کو السلام علیکم کے بعد اپنی رام کہانی سنائی اور کہا کہ مجھے راوت خان صاحب سے ملوا دیں۔ چنانچہ ایک نوجوان گھر کے اندر سے ایک آدمی کو بلا لائے۔ یہ پچاس سالہ راوت خان تھے۔ میں نے بلکتے موڑ پر بچھڑنے والے بزرگ کے حوالہ سے ایک رات پناہ دینے کیلئے عرض کی۔ راوت خان اور ان کے بیٹوں نے دسترخوان پر مل کر کھانا کھایا۔ مجھے مُونجھ کی رسی سے بنی چارپائی دی۔ وہ چارپائی ایسی محسوس ہوئی کہ گویا تخت طاؤس کی مخملی وریشمی مسند سے کہیں زیادہ آرام دہ ہے۔ میں نے مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کیں اور درد اور تھکاوٹ سے نڈھال نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

دوسرے روز راوت خان صاحب نے ایک آدمی میرے ساتھ کردیا۔ گاؤں سے تھوڑی دور بھول بھلیوں والی صورت نظر آئی۔ سطح زمین سے تین فٹ اُونچی پختہ چھوٹی سڑک پار کی۔ اس کے آگے ایک اور اونچی شاندار و پختہ سڑک پار کی۔ آگے برساتی سیم نالا تھا۔ اس کے کنارے عمدہ کچی سڑک تھی۔ درختوں کے جھنڈ تھے۔

اس آدمی نے بتایا ترکپورہ اُس وقت سے ہے جب ہندوستان پر ترکوں کی سلطنت تھی۔ انگریزوں کے عہد میں یہ علاقہ نواب رامپور کی عملداری میں تھا۔ پھر برساتی سیم نالے پر کھڑے ہوکر بتایا کہ یہاں سے چھ میل کے فاصلے پر نالے کے دائیں طرف نالے سے ایک میل دور سردارنگر ہے۔ یہ برساتی نالہ سردارنگر کی سیدھ میں ایک ایکڑ چوڑا ہے۔ پانی ایک فٹ ہے ڈیڑھ فٹ گہرا ہے۔ وہاں برساتی پانی کے بہاؤ سے گہرا گڑھا پانی میں ہے احتیاط سے نالا پار جائیں۔

چنانچہ برساتی سیم نالے کے کنارے کچی سڑک پر آہستہ آہستہ چلتا چلا گیا۔ تعجب کہ سارے راستے میں کوئی آدمی اور سرسبز کھیت اور کوئی گاؤں نظر نہیں آیا۔ اندازاً چھ میل طے کرنے پر نالے کی چوڑائی ایک ایکڑ آگئی۔ پانی گدلا تھا دل میں خوف کہ پانی میں گہرا گڈھا ہے۔ نالا کیسے پار کروں''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر پار کیا تھا۔ میرے لئے نالا وہی منظر پیش کر رہا تھا۔ اسی دوران سردارنگر سے دو آدمی آئے اور انہوں نے وہ نالا پار کیا۔ یہ نظارہ میرے لئے ہابیل اور قابیل کی تمثیل ثابت ہوا۔ میں نے ان آدمیوں کی نقل کی اور گہرے گڑھے سے بچتے ہوئے نالے کو ترچھے رُخ پار کیا۔ سردارنگر سے آنے والی دھول بھری سڑک پر چل کر سردارنگر پہنچ گیا۔

بار بار بلکتے موڑ پر بچھڑنے والے کیلئے دعائیں کرتا رہتا ہوں نہیں بس کی میرے بات یہ کہ میں اسے بُھلا سکوں

☆☆☆

کلکتہ کے 34 ویں انٹرنیشنل بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

امسال بھی جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ۳۴ واں انٹرنیشنل بک فیئر کلکتہ منعقدہ ۲۷ جنوری تا ۷ فروری ۲۰۱۰ میں جماعتی بک اسٹال لگایا گیا۔ اس بک فیئر میں دنیا کے مختلف ممالک سے علم دوست بغرضِ خریداریٔ کتب آتے ہیں اور زائرین کی تعداد کئی لاکھ ہو جاتی ہے۔ اس دفعہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کلکتہ کو گیٹ سے ملحق پہلا اسٹال ملا تھا اور اس کو کلمہ طیبہ، جہاد کی حقیقت اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل اقتباسات کے بینرز سے مزین کیا گیا۔

اسٹال میں بنگلہ، اردو، ہندی، گورمکھی اور دیگر زبانوں میں جماعتی کتب رکھی گئیں تھیں نیز مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے علاوہ منتخب احادیث نبوی ﷺ کے اردو، بنگلہ، انگریزی تراجم تھے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ امسال خاص طور پر قرآن کریم کا بنگلہ، انگریزی ترجمہ غیر مسلم احباب نے کثرت سے لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے خاص طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی، لیکچر لاہور، لیکچر لدھیانہ، مسیح ہندوستان میں، پیغام صلح، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، جیسی کتب کافی پیمانہ میں قارئین نے حاصل کیں۔ انگریزی زبان کی کتب میں درج ذیل کتب بہت پسند کی گئیں۔

Life of Mohammad (S.a.w), Murder in the name of Allah, Jesus in India, The philosophy of the teaching of Islam, The message of Peace, Message of Islam, Message of Ahmadiyyat, English translation of the Holy Quran اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتب کی طرف خاص توجہ تھی۔

تبلیغی سرگرمیاں: بک اسٹال میں تبلیغ کیلئے جماعتی اشتہارات مختلف عناوین پر مختلف زبانوں میں مہیا تھے۔ ان کو زائرین میں خدام، انصار نے تقسیم کیا۔ خاکسار اور مکرم مفیض الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ اور ایک تبلیغی ٹیم بک اسٹال میں مسلسل موجود رہے جو زائرین کے سوالات کے جواب دیتے اور تبلیغی گفتگو کرتے۔ بعض دوست مشن ہاؤس تشریف لاکر جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔ اسی طرح بک فیئر میں آنے والے حکومت کے عہدیداران کو بھی جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ قابل ذکر شخصیات میں سے ممتا بینرجی وزیر ریلوے حکومت ہند، اسی طرح پولیس محکمہ کے اعلیٰ افسران اور ادباء مختلف یونیورسٹی و کالج کے پروفیسر صاحب شامل ہیں۔ اسی طرح جماعتی اسٹال میں وقتاً فوقتاً پریس کے نمائندے آتے رہے اور جماعتی معلومات حاصل کر کے ان کو اخبارات و ٹی وی میں نشر و شائع کیا ان میں سے بعض کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ A.T.N Bangla, Glaxy, 24 Ghanta, The Times of India, Pratidin, Star Anando وغیرہ۔

الحمد للہ جماعتی اسٹال میں آنے والے زائرین نے اسٹال اور وہاں سے نشر ہونے والے پیغام کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے جہاں ہندو و دیگر اہل مذاہب نے اس جماعت کو حقیقی اسلام کا علمبردار قرار دیا، وہاں بعض منصف مسلمان احباب کا برملا اظہار تھا "بک فیئر میں گیٹ سے داخل ہوتے ہی اسلامی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر نظر پڑتے ہی یہاں آنا با مقصد ہو جاتا ہے، اور حیران کن بات یہ ہے کہ یہاں گیارہ مسلم بک اسٹال میں سے اندر اور باہر سے صرف یہی ایک بک اسٹال خالصتاً اسلامی بک اسٹال معلوم ہوتا ہے جس کا مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے۔ جو ان کو کافر کہتا ہے وہ خود اپنی عاقبت کے بارہ میں فکر کرے" آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مہم کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔ (سید آفتاب احمد نیّر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ماہ مارچ میں ہفتہ مال منایا گیا اسی طرح ملکی دینی نصاب کا امتحان لیا گیا جس میں قریباً پانچ صد خدام میں شرکت کی۔ نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور ۳ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ دوران ماہ ۱۲ وقار عمل کئے گئے جس میں قادیان کے مختلف مقامات کی صفائی کی گئی اور ہفتہ شجر کاری بھی منایا گیا۔ دوران ماہ فٹ بال اور کرکٹ کے میچ کھیلے گئے اور انفرادی کھیلیں بھی کروائی گئیں جس میں ہائی جمپ، لانگ جمپ، میراتھن دوڑ بھی ہوئی۔ ان مقابلہ جات میں قریباً دو صد خدام نے شرکت کی۔ شعبہ اشاعت کے تحت اس ماہ ۴ پمفلٹ شائع کئے گئے اور مختلف اخبارات و رسالہ جات میں مضمون دیئے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت تین ہزار روپے کی امداد کی گئی اور ہفتہ خدمت خلق بھی منایا۔ جس میں چار دن لگاتار خدام کی بلڈ گروپنگ کروائی گئی۔ ۱۵ خدام نے عطیہ خون دینے کی سعادت حاصل کی اور فری طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں قریباً دو صد افراد کو مفت دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ شعبہ عمومی کے تحت بہشتی مقبرہ، مسجد اقصیٰ اندرون میں قریباً اڑھائی صد خدام نے حفاظتی ڈیوٹی دی۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطاء فرمائے۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت

Vocational Awareness سیمینار کا انعقاد

قادیان دارالامان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت قائم ہونے والے "دار الصناعت" کی تشہیر اور تعارف کے سلسلہ میں مجلس کی جانب سے مورخہ ۱۰ فروری ۲۰۱۰ء بمقام سرائے طاہر Vocational Awareness کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ صبح ٹھیک ۱۲ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے زیر صدارت سیمینار کی کاروائی کا آغاز کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے بطور مہمان خصوصی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

اس سیمینار میں بطور خصوصی مہمان شرکت فرما کر لیکچر دینے کیلئے جناب رمیش چندر چوپڑا صاحب ڈائریکٹر Micro Small, Medium Enterprises Development Institute لدھیانہ (منسٹری آف MSME گورنمنٹ آف انڈیا) تشریف لائے۔ موصوف نے اپنے لیکچر میں صنعتی ہنر سیکھنے اور اپنے آپ کو کسی نہ کسی روزگار میں مصروف کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تعلیم کے بعد کے مختلف Job Opportunities اور کاروبار کے تعلق سے سامعین کو آگاہ کیا۔ اسی طرح پوری دنیا کے خصوصاً ہندوستان کے معاشی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے موجودہ وقت میں اور مستقبل میں کون کون سے صنعت وحرفت کے پیشے اختیار کئے جا سکتے ہیں، اس پر سیر کن روشنی ڈالی اور گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے ان پیشوں کیلئے کیا سہولیات مل سکتی ہیں اس کی بھی تفصیلی معلومات دیں۔ نیز موصوف جماعتی انتظامات وطریق کار سے بہت متاثر ہوئے اور آئندہ اس فیلڈ کے کاموں کے تعلق سے ہر قسم کے تعاون دینے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح جناب SK بھنوٹ صاحب سینئر افسر District Industries Center بٹالہ، جناب بشن داس صاحب منیجر State Bank of India قادیان، جناب PR اگروال صاحب منیجر پنجاب نیشنل بنک قادیان نے بھی اس سیمینار میں شرکت کی اور ان معززین نے بنک کی طرف سے Loan دئے جانے کے بارہ میں معلومات دیں۔

اس تقریب میں ناظران کرام، نائب ناظران کرام اور افسران صیغہ جات کے علاوہ کرم ویر سنگھ صاحب افسر ڈسٹرکٹ انڈسٹریز بٹالہ، جناب درشن لال صاحب MSME لدھیانہ کے نمائندے، جناب ڈاکٹر بلونت سنگھ ملّی صاحب پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان اور ان کے اساتذہ شریک ہوئے۔ اسی طرح اس تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول، نصرت گرلز ہائی اسکول، نصرت کالج فار ویمن کے علاوہ سکھ نیشنل کالج، سردار ستنام سنگھ میموریل پبلک اسکول، ریاڑکی کالج تغلوال، خالصہ اسکول قادیان کے سینئر کلاسز کے طلباء و طالبات نے شرکت اختیار کی۔ پردے کے انتظام کے ساتھ مستورات و طالبات کیلئے الگ انتظام کیا گیا تھا۔ اس سیمینار میں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء بھی شریک ہوئے۔ بعد ازاں خاکسار صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تمام شاملین اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے صدارتی خطاب کے بعد معززین کو قرآن مجید اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ دُعا کے ساتھ یہ سیمینار بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ سیمینار کے دوران سامعین کرام کے لئے مختصر تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا۔ سیمینار کے بعد خصوصی مہمانان کرام اور ان کی ٹیم کیلئے سرائے وسیم میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد مہمانان کرام قادیان سے رخصت ہوئے۔ اس سیمینار سے کم وبیش ۴۷۵ افراد بشمول طلباء و طالبات مستفید ہوئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے نیک و دوررس نتائج ظاہر فرمائے اور اس سیمینار کو جماعت کی نیک نامی کا باعث بنائے اور اس سیمینار کی وجہ سے نوجوانوں کے دل میں ہنر سیکھنے اور روزگار کے ساتھ عزت کی معیشت اختیار کرنے کی طرف توجہ پیدا کر دے۔ آمین۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفتہ وار پروگرام

MTA INTERNATIONAL

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

28.5.10 (Friday)

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 A weekly review of the news
01:00:00 Science And Medicine Review
01:25:00 Khilafat Centenary Address by Hadhrat Khalifatul Masih vth, on the occasion of the Khilafat Centenary Celebration on 27 May 2008.
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 Moshaairah Khilafat
04:50:00 Huzurs Jalsa Salana Address An address delivered on 27 May 2009 in Khilafat Jalsa Qadian 2009 from, London.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 A weekly review of the news
06:35:00 Science And Medicine Review
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 13 February 2010.
08:05:00 Siraiki Muzakarah
08:55:00 A talk with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 4 April 1994.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Seerat Sahabiyat-e-Rasool
12:00:00 Live Friday Sermon
13:00:00 Nazm Asalaam Aye Nabi-e-Wala
13:10:00 Tilawat
13:20:00 Dars-e-Hadith
13:30:00 A weekly review of the news
13:40:00 Science And Medicine Review
14:05:00 Bengali Service
15:10:00 Seerat Sahabiyat-e-Rasool
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Friday Sermon Repeat
17:15:00 Nazm Kiya Iltija Karon
17:20:00 Concluding address delivered on 19 September 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih vth in Khuddamul Ahmadiyya UK
18:05:00 World News
18:20:00 Nazm Wassiyat Hey Ik Aasmani

29.5.10 (Saturday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:55:00 International Jamaat News
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 11 November 1997
02:30:00 Nazm Ab Chor Do Aye Dosto Jihad Ka Khiyal.
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday Sermon
04:15:00 Nazm Ishq-e-Khuda Ki Maye Se Bharaa Jaam Laay.
04:25:00 Rah-e-Huda Recorded on 22 May 2010.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 International Jamaat News
06:55:00 Concluding address delivered on 28 December 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih vth in Jalsa Salana France and Qadian.
07:55:00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV Recorded on 15 June 1996.
08:40:00 Nazm Hamari Jaan Fida Sayed-ul-Wara Ke Liye.
08:50:00 Friday sermon delivered on 28 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih vth
09:50:00 Nazm Kiya Iltija Karon
10:00:00 Indonesian Service
10:55:00 French Service
12:00:00 Tilawat
12:20:00 Yassarnal Quran
12:55:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:55:00 Bangla Shomprochar
14:55:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 20 February 2010.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Live Rah-e-Huda
17:45:00 Yassarnal Quran

30.5.10 (Sunday)

00:45:00 Nazm Mil Gayee Jis Ko Ahmadiyyat
00:55:00 World News
01:10:00 Khabarnama
01:25:00 Yassarnal Quran
01:50:00 Tilawat
02:00:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra)recorded on 21 November 1997
03:00:00 Khabarnama
03:20:00 Friday Sermon delivered on 28 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih vth
04:20:00 Nazm Khuda Waloon Ney.
04:30:00 Faith Matters
05:30:00 A documentary on a journey to New Zealand.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 27 February 2010.
07:25:00 Faith Matters Programme no. 25.
08:30:00 A discussion programme about conflict resolution.
09:05:00 Concluding address delivered on 8 January 2005 by Hadhrat Khalifatul Masih vth from Pedro-Abad, Spain in Jalsa Salana Spain
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Spanish Service
12:00:00 Tilawat
12:10:00 Dars-e-Hadith
12:20:00 Yassarnal Quran
12:40:00 Nazm Medha Sohna Mithda Yaar
12:50:00 Bengali Service
13:55:00 Friday Sermon delivered on 28 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih vth
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat withHadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 27 February 2010.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Nazm Dil Ki Pataal Sara Se Ayee.
16:30:00 Faith Matters
17:30:00 Yassarnal Quran .
18:00:00 World News

31.5.10 (Monday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:50:00 Yassarnal Quran
01:15:00 International Jamaat News
01:50:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 13 November 1997.
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 Friday Sermon delivered on 28 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih vth
04:35:00 A discussion programme about conflict resolution.
05:05:00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 17 November 1996.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 International Jamaat News
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih vth. Recorded on 6 March 2010.
08:00:00 Seerat-un-Nabi
08:40:00 French Service
09:05:00 ADiscussion with Hadhrat Khalifatul Masih IV, and french friends recorded on 29 December 1997.
10:05:00 Indonesian Service
11:00:00 Nazm Kabhi Izn Ho To.
11:10:00 A speech delivered by Munir Ahmad Khaddim about the bounties of Khilafat, in Jalsa Salana Qadian 2009
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News
13:00:00 Bangla Shomprochar
14:00:00 Qaseedah Fadat Kan Nafsu.
14:05:00 Friday sermon delivered on 22 May 2009 by Hadhrat Khalifatul Masih vth
14:55:00 Nazm Ghaib Se Ger Khabar Nahin
15:05:00 A speech delivered by Munir Ahmad Khaddim about the bounties of Khilafat, in Jalsa Salana Qadian 2009.
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih vth. Recorded on 6 March 2010.
17:20:00 Nazm Bisharaton Ki Naveed Tum
17:35:00 French Service
18:00:00 World News

01.06.10 (Tuesday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:50:00 Nazm Allah Allah Josh-e-Taseer-e-Hawa-e-Qadian.
01:00:00 A weekly review of the news
01:10:00 A weekly review of the news
01:35:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV, recorded on 18 November 1997
02:35:00 French Service.
03:00:00 World News
03:20:00 Khabarnama
03:50:00 A sitting of French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 29 December 1997.
04:50:00 Nazm Badargah-e-Zeeshan.
05:10:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 25 June 2005 in Jalsa Salana Canada.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 A weekly review of the news
06:40:00 Science And Medicine Review
07:05:00 Childrens Class with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 28 February 2010.
08:05:00 Nazm Wo Peshwa Hamara.
08:15:00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 15 February 1999.
09:15:00 Architects And Engineers Symposium Coverage of the International Association of the Ahmadi Architects and Engineers European symposium 2007 held in the precence of Huzur,
09:45:00 Nazm Ik Zamana Thaa.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Sindhi Servic
12:05:00 Tilawat
12:15:00 A weekly review of the news
12:25:00 A weekly review of science news
12:50:00 Yassarnal Quran
13:10:00 Bangla Shomprochar
14:10:00 Concluding address delivered on 26 September 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih vth in Majlis Ansarullah UK Ijtema 2004.
14:55:00 Childrens Class with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 28 February 2010.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 15 February 1999.
17:15:00 Yassarnal Quran
17:35:00 Historic Facts of the Ahmadiyya Jamaat

02.06.10 (Tuesday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Malfoozat
01:00:00 Yassarnal Quran
01:15:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan Fida Hae.
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 19 November 1997
02:30:00 Learning Arabic
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 Architects And Engineers Symposium Coverage of the International Association of the Ahmadi Architects and Engineers European symposium 2007 held in the precence of Huzur,
04:05:00 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 15 February 1999.
05:05:00 Nazm Jo Shararay Shararat Kay
05:25:00 Concluding address delivered on 26 September 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih vth in occasion of Majlis Ansarullah UK Ijtema 2004.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 Land Of The Long White Cloud
06:55:00 An educational programme with Hadhrat Khalifatul Masih vth. Recorded on 23 January 2010.
08:05:00 MTA Variety Coverage of the inauguration ceremony
09:00:00 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV Recorded on 2 November 1996.
10:10:00 Indonesian Service
11:10:00 Swahili Muzakarah
12:15:00 Tilawat
12:25:00 Yassarnal Quran
12:45:00 Friday sermon delivered on 9 November 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
13:50:00 Bangla Shomprochar
14:50:00 Concluding address delivered on 12 September 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, in the occasion of Jalsa Salana Belgium.
15:35:00 Khabarnama
15:50:00 Talaba Jamia Kay Saath Aik Nashist with Hadhrat Khalifatul Masih vth Recorded on 23 January 2010.
16:55:00 Question And Answer Sessionwith Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 2 November 1996.

03.06.10 (Thursday)

00:15:00 World News
00:35:00 Khabarnama
00:50:00 Tilawat
01:00:00 Yassarnal Quran
01:15:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 20 November 1997
02:20:00 World News
02:35:00 Khabarnama
02:50:00 MTA Variety Coverage of the inauguration ceremony of Bait-u-Zikr District Sialkot with a speech by Sahibzada Mirza Khurshid Ahmad.
03:40:00 Friday sermon delivered on 9 November 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
04:45:00 Land Of The Long White Cloud Part 6 of a documentary which takes us on a journey to New Zealand. Todays programme explores the lifestyle, history and migration of Albatross birds.
05:10:00 Concluding address delivered on 12 September 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih vth in jalsa Salana Belgium 2004.

☆☆☆

M.T.A سے نشر ہونے والے پروگرام خود بھی دیکھیں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی دکھائیں۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

یہ پروگرام GMT وقت کے مطابق ہیں، ہندوستان میں صبح ۶ بجے سے رات ۱۲ بجے تک نشر ہونے والے پروگراموں کی فہرست یہاں شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 20 May 2010 | Issue No. 20

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دن رات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گذرتے تھے پھر بھی آپ دعا کرتے کہ اے اللہ مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا

خدا کی تسبیح کرنے کا بہتر ذریعہ نمازیں ہیں، لہٰذا ان کی پابندی کرنی چاہئے اور ان کو صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہیئے

حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر ایک علمی خزانہ ھیں جس کو پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاھئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ر مئی ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ اعلیٰ کی آیات سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی۔ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان کیا کہ اپنے بزرگ وبالا رب کے نام کا ہر عیب سے پاک ہونا بیان کر جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا اور جس نے عناصر کو ترکیب دی پھر ہدایت دی۔ فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ الاعلیٰ کی پہلی تین آیات ہیں یعنی بسم اللہ کے علاوہ۔

یہ طریق رائج ہے کہ اس سورہ کو جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے کیونکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ اس سورہ کو جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تھے اسی طرح دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ پس یہ اسی سنت کی پیروی میں ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور بعض روایات میں آخری تین سورتوں کے پڑھنے کا ذکر بھی کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں اس کی بڑی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعود کی تفاسیر ایک علمی خزانہ ہیں جس کو پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمودہ آیات قرآنیہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی۔ میں جس ربوبیت کا ذکر ہے وہ سب سے بلند اور اعلیٰ شان کی ربوبیت ہے اور یہ ربوبیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جبکہ شریعت کامل ہوگئی اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی ربوبیت کو ایک عظیم شان کے ساتھ جلوہ گر فرمایا۔ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک حسین نمونہ ہے۔ پس یہ وہ نمونہ ہے جسے امت کو حاصل کرنا ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں آپؐ کا کیا نمونہ تھا۔ آپؐ کے صبح شام رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزرتے تھے۔ پھر بھی آپ یہ فرماتے ہیں اے میرے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا۔

فرمایا: رکوع اور سجود میں آپ کی تسبیح وتحمید اور گریہ وزاری ایک عجیب رنگ رکھتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھو۔ مطلب یہ ہے کہ میں اس کی حقیقت کا حسن بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ ان کو پریشانی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح تو قبض نہیں کر لی چنانچہ وہ آپ کے نزدیک گئے تو آپ سجدے سے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کون ہے......؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عبد الرحمٰن بن عوف۔ آپ کو اتنی دیر تک سجدہ میں دیکھ کر اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ نے آپ کی روح تو قبض نہیں کر لی۔ آپ نے فرمایا عبد الرحمٰن میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے گا اللہ اس پر رحمتیں نازل کرے گا اور جو سلامتی بھیجے گا اور اس پر سلامتی نازل فرمائے گا۔ اس بات پر میں سجدہ شکر میں گر گیا اور اللہ کی تسبیح اور تحمید کر رہا تھا۔

فرمایا: آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی کے نازل ہونے سے پہلے آپ نے صحابہ سے فرمایا تھا کہ سجدے کی حالت میں اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ پڑھا کرو پھر یہ آیت اترنے کے بعد آپ نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کی تلقین فرمائی اور جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْم نازل ہوئی تو آپ نے رکوع کی حالت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اسطرح سکھائی۔ حضرت جویریہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں مصلی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم صبح سے اس حال میں یہاں کیا کر رہی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ تسبیح کر رہی ہوں۔ فرمایا میں نے اس کے بعد صرف چار کلمات تین دفعہ دہرائے ہیں۔ اگر ان کلمات کا موازنہ تمہاری تسبیح سے کروں تو یہ کلمات ان پر حاوی ہوں گے۔ پھر آپ نے وہ کلمات یوں بیان فرمائے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَاءَ نَفْسِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یعنی اللہ کی تسبیح اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔ اللہ کی تسبیح اس کے ذات کی رضا کے برابر اور اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اللہ کی تسبیح اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس غور اور گہرائی سے تسبیح کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح یوں بیان فرمائی۔ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی۔ اے اللہ ہمارے رب تو پاک ہے تیرے لئے سب تعریفیں ہیں۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید میں جو تسبیح کے ضمن میں بیان ہوا ہے، ان میں نمازیں بھی ہیں۔ پس اس اعتبار سے ہمیں نمازوں کی بھی پابندی کرنی ہے اور صحیح رنگ میں ان کو ادا کرنا ہے۔ اس بارے میں جب ہم سب سے اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو دیکھتے ہیں تو اس کے بھی اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے قائم فرمائے ہیں آپؐ نے دعوت الیٰ اللہ کا حق ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا ہے دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ کہ آپ اللہ کے اذن سے اس کی طرف بلانے والے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ یعنی اے رسول کھول کر پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اُتارا گیا ہے فرمایا: آپؐ نے تو اس کا بھی حق ادا کر دیا۔ نرمی سے، حکمت سے، احسان سے اور صبر دکھاتے ہوئے آپؐ نے تبلیغ کے حق کو ادا کرنے کی کوشش فرمائی۔ مشکلات بھی آئیں تب بھی اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے آپؐ کے قدم آگے بڑھتے چلے گئے یہی روح آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں صحابہ میں بھی تھی کہ وہ اللہ کے نام کی سربلندی کیلئے قربانیاں دیتے چلے گئے۔ پھر فرمایا اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی کہ وہ ذات جس نے پیدا کیا اور درست حالت میں پیدا کیا یعنی اللہ نے انسان کو اس حالت میں پیدا کیا کہ اس کے اندر تمام طاقتیں رکھدی ہیں اور ترقی کرنے کی صلاحیتیں اس میں موجود ہیں دنیا جس قدر بھی ترقی کر رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اس اعلیٰ تخلیق میں موجود صلاحیتوں کے طفیل ہی ہے۔

فرمایا: جب بیماریاں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی ربوبیت کے طفیل اعلیٰ سے اعلیٰ شفا کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ یہی وہ اعلیٰ رب ہے اگر عیبوں کو ظاہر فرماتا ہے تو پھر اس کا علاج بھی سمجھا دیتا ہے۔ ایک موحد جب بھی نئی ریسرچ دیکھتا ہے تو اس کو اللہ کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے۔ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ جسمانی بیماریوں کا علاج کر رہا ہے تو پھر روحانی بیماریوں کا علاج کیوں نہیں کرے گا......؟ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اپنے انبیاء بھیجے اور سب سے آخر پر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل شریعت کے ساتھ بھیجا اور جب مسلمان اس شریعت کو بھول گئے تو مسیح موعودؑ کو بھیجا تاکہ وہ پھر سے یہ شریعت لوگوں کو سمجھائے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زمانے کے امام کو پہچانے۔ اس دعا کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی اس پیغام کو دنیا تک پہنچانا فرض ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصر اور پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کا ذکر کر کے دعا کی تحریک فرمائی۔

☆☆☆☆

سیکرٹریان اصلاح وارشاد توجہ فرمائیں

سیکرٹریان اصلاح وارشاد بھارت کی یاددہانی کیلئے تحریر ہے کہ ہر ماہ باقاعدگی سے اصلاحی کمیٹی کا اجلاس کیا کریں اور ماہانہ رپورٹ بھجوایا کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)